سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 30-اپریل 2019

(یوم الثلاثہ، 24- شعبان المعظم 1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9: شمارہ 7

411

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ30-اپریل2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اوراطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ **مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر10بابت2019)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت وسماجی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب2019 منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون ویلج پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلز پنجاب2019(مسودہ قانون نمبر11بابت2019)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ویلج پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلز پنجاب2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ وسماجی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ویلج پنچایتیں اور نیبر ہڈ کونسلز پنجاب 2019منظور کیا جائے۔

413

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کانواں اجلاس

منگل،30-اپریل2019

(یوم الثلاثہ،24-شعبان المعظم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3بج کر26منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ
وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ
اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا
جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾

سورۃ الاحزاب آیات69 تا72

مومنو!تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ(کو عیب لگا کر)رنج پہنچایا تو اللہ نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔اور وہ اللہ کے نزدیک آبرو والے تھے(69)مومنو!اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو(70)وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا(71)ہم نے(بار)امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا(72)وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضورؐ ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
بُوبکرؓ سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دنیا بہت ہی تنگ مسلمان پہ ہوگئی
فاروقؓ کے زمانے کے نقشے اُٹھا کے لا
باطل سے دب رہی ہے پھر اُمت رسولؐ کی
منظر ذرا حسینؑ سے پھر کربلا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازہ علیؑ سے یہ خیرات جا کے لا

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اوراطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور اطلاعات وثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر988 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! نہیں جس کا سوال ہو اس کو آنا چاہئے اس لئے آپ ان کے behalf پر سوال نہیں کر سکتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم قواعد کے مطابق on behalf سوال کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ بھی قواعد وضوابط میں شامل ہے کہ میں کسی کو allow کروں یا نہ کروں لہٰذا میں آپ کو allow نہیں کر رہا کیونکہ ممبر جس کا سوال ہو اس کو خود یہاں پر حاضر ہونا چاہئے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال نمبر1025 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ وائلڈ لائف کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

1025*: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2008 سے 2018 تک محکمہ وائلڈ لائف کو کتنا بجٹ سال وار فراہم کیا گیا اور اس عرصہ میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ب) کون سی جنگلی حیات نایاب ہو رہی ہیں اور 2008 سے 2018 تک جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے عوام میں شعور اجاگر کرنے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے؟

(ج) صوبہ بھر میں کون سی جنگلی حیات جنگلوں میں پائی جاتی ہیں اور کیا انہیں بر آمد کرنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(د) کیا جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے نجی شعبہ کا تعاون حاصل کیا جا رہا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) 2008 تا 2018 محکمہ وائلڈ لائف کو فراہم کئے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	بجٹ
2008-09	231.487 ملین
2009-10	269.212 ملین
2010-11	359.595 ملین
2011-12	417.755 ملین
2012-13	512.156 ملین
2013-14	578.064 ملین
2014-15	647.461 ملین
2015-16	638.695 ملین
2016-17	673.775 ملین
2017-18	698.778 ملین
2018-19	845.377 ملین

جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات:

وائلڈ لائف پروٹیکشن فورس سالٹ رینج کا قیام 09-2008 میں عمل میں لایا گیا جس میں سابقہ فوجیوں کی بطور وائلڈ لائف انسپکٹرز اور وائلڈ لائف واچرز تقرری کی گئی۔ جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے وائلڈ لائف پروٹیکشن فورس کو تین ڈیفنڈر اور آٹھ سنگل کیبن گاڑیاں فراہم کی گئیں اور 2011 میں 100 کے قریب وائلڈ لائف واچرز صوبہ بھر میں بھرتی کئے گئے۔ اڑیال و دیگر وائلڈ لائف کے تحفظ کے لئے ضلع میانوالی اور چکوال میں کالاباغ سی بی او اور پوٹھوہار سی بی او کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جنگلی حیات کی غیر قانونی درآمد اور برآمد کی روک تھام کے لئے صوبہ بھر میں ویجیلنس سکواڈ تشکیل دیئے گئے۔ وائلڈ لائف پروٹیکشن فورس چولستان کو مزید فعال بنانے کے لئے کئی خالی اسامیوں پر

بھرتی کی گئی، پندرہ وائلڈ لائف واچرز اور انسپکٹرز بھرتی کئے گئے اور صوبہ بھر میں جنگلی حیات کے محفوظ علاقوں میں جنگلی جانوروں کی حفاظت اور دیکھ بھال کے نظام کو مزید بہتر بنایا گیا۔

(ب) نایاب ہونے والی جنگلی حیات میں عام چیتا، انڈس ڈولفن، گرے گوڑل، وائٹ بیکڈ ولچرز، مصری گدھ، ماہی خور بلی اور اود بلاؤ شامل ہیں۔ عوام میں جنگلی حیات کے تحفظ کا شعور اُجاگر کرنے کے لئے محکمہ جنگلی حیات کی مختلف انواع کی معلومات پر مبنی، غیر قانونی شکار کی روک تھام، قانونی شکار کے قواعد وضوابط و اخلاقیات اور جنگلی حیات کی قدرتی ماحول میں اہمیت کے حوالے سے تحریری مواد تیار کرکے بروشرز، کتابچوں، پوسٹرز اور اسٹکرز کی صورت میں صوبہ کے طول و عرض میں جنگلی حیات کے مختلف عالمی دنوں کی تقریبات کے انعقاد کے موقع پر عام لوگوں، طلبا و طالبات، وائلڈ لائف لورز اور ہنٹرز میں تقسیم کر رہا ہے۔

علاوہ ازیں محکمہ پرنٹ میڈیا میں جنگلی حیات کے تحفظ و فروغ کا احساس پیدا کرنے کے لئے ہینڈ آؤٹس، پریس رپورٹس، آرٹیکلز باقاعدگی سے اور وقتاً فوقتاً اشتہارات کی اشاعت کا اہتمام بھی کرتا ہے۔

مزید برآں محکمہ اپنے زیر اہتمام جنگلی حیات کی بقا اور تحفظ کے حوالے سے منعقدہ سیمینارز، ورکشاپس اور کونشنز میں الیکٹرانک میڈیا کی مؤثر کوریج کے ذریعے عوام الناس تک اپنا پیغام بھرپور انداز میں پہنچا رہا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے صحراؤں میں چنکارہ، نیل گائے، کیریکل کیٹ، بھیڑیا، کالا اور بھورا تیتر وغیرہ پائے جاتے ہیں جبکہ مہاجر پرندوں میں تلور، بھٹ تیتر وغیرہ۔ دریائی اور میدانی علاقوں میں پاڑہ، نیل گائے، کالا اور بھورا تیتر، مور، انڈس ڈولفن پائے جاتے ہیں جبکہ مرغابیوں کی اکثر اقسام موسم سرما میں یہاں آتی ہیں۔ نیم پہاڑی علاقوں میں اڑیال، چنکارہ، کالا اور بھورا تیتر، چکور، سی سی، بھیڑیا اور پینگولین وغیرہ پائے جاتے ہیں جبکہ پہاڑوں پر بارکنگ ڈیئر (ککڑ) گوڑل، چیتا، کلیج فیزنٹ اور دیگر جانور اور پرندے پائے جاتے ہیں۔

اس وقت محکمہ کے زیر انتظام 16وائلڈلائف پارکس اور 4چڑیاگھر موجود ہیں جن میں مقامی جنگلی حیات کی مختلف انواع کی افزائش نسل کروائی جارہی ہے جب مقامی جنگلی حیات کی مختلف اقسام اپنی ضروریات سے زائد ہوں گی تو انہیں برآمد کرنے کا منصوبہ زیر غور لایا جائے گا۔

مزید برآں صوبہ پنجاب کی جانب سے باقی دیگر تین صوبوں سندھ،بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے پارکوں اور چڑیاگھروں کو جانور فراہم کئے گئے ہیں۔

(د) محکمہ نے 1974 کے وائلڈلائف ایکٹ میں 2007 میں اہم وضروری ترامیم کیں جن کے ذریعے نجی شعبہ کو وائلڈلائف کے تحفظ اور بہتر افزائش نسل کے لئے اس عمل میں شامل کیا گیا اور اس وقت صوبہ میں 155 پرائیویٹ وائلڈلائف بریڈنگ فارم چار پرائیویٹ گیم ریزرو اور پانچ سی بی اوز کام کررہی ہیں جس سے صوبہ میں وائلڈلائف کے تحفظ اوران کی بہتری اور بڑھوتری میں بہت مدد ملی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! مجھے بہت تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔ میرے سوال کے جز(د) میں جواب دیا گیا ہے کہ 2007 میں اہم اور ضروری ترامیم کیں جن کے ذریعے نجی شعبہ کو وائلڈلائف کے تحفظ اور بہتر افزائش نسل کے لئے اس عمل میں شامل کیا گیا۔ 2007 کا بہت ایک پرانا سلسلہ چل رہا ہے اب تو 2019 ہے، کیا منسٹر صاحب بتائیں گے کہ کس طریقے سے اس قانون کو update کرنا ہے کیونکہ اس پر بہت سال گزر چکے ہیں اور بہت سی باتیں ہوگئی ہیں، وائلڈلائف کو تحفظ دینے کے لئے ابھی بھی بہت سی گنجائش باقی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ جہاں پر ہماری salt range زیادہ ہے وہاں پر ہماری پانچ CBOs کام کررہی ہیں جو وائلڈلائف کی ان species کو جو تقریباً نایاب ہورہی تھیں protect کررہی ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں آپ کو صرف یہ request کرنا چاہوں گا کہ جیسے اڑیال ہماری بڑی نایاب species تھی جو کہ شکار کی وجہ سے بہت کم ہو رہی تھی کیونکہ ایک species جو 400، 300 یا 500 کی range میں آجائے تو That is considered to be in danger لہٰذا اس کو ہم پچھلے دو تین سال کی لگاتار محنت کے بعد 5000 کی range میں CBOs کی وجہ سے لے آئے ہیں اور اس کے علاوہ ان کی Natural habitat art کے لئے کلر کہار، پوٹھوہار، کالا باغ اور جہلم میں وائلڈ لائف لوورز ایسوسی ایشن دن رات محنت کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! Endangered species کے حوالے سے انشاءاللہ ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں اور ان کے شکار کے لئے ہم قانون بھی تبدیل کر رہے ہیں وہ قوانین اس وقت ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ میں vetting کے لئے گئے ہوئے ہیں جیسے ہی وہ vet ہو کر آئیں گے تو ان کے قوانین میں تبدیلی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں محترمہ عظمیٰ کاردار کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ایک نمل جھیل ضلع میانوالی، آڑا بشارت ضلع چکوال، خیری مورت ضلع اٹک اور ہیڈ بلو کی ضلع قصور میں نیچرل پارکس بھی بنا رہے ہیں تاکہ وہاں نیچرل وائلڈ لائف کی protection کے ساتھ ساتھ tourism promote ہو اور وائلڈ لائف کی endangered species بھی بچ جائیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں مجھے بس یہ بتا دیں کہ تلور کی protection کے لئے یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ تلور کی protection کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! تلور ان کے سوال میں شامل نہیں تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ویسے ہی اگر آپ کے پاس اس حوالے سے انفارمیشن ہے تو بتا دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کر دیتا ہوں کہ تلور بھی endangered species میں آتا ہے اور جتنی بھی endangered species ہیں ان پر ہم نئے by-laws بنا رہے ہیں جس طرح میں نے گزارش

کی ہے وہ vetting کے لئے لاء ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھیجے ہوئے ہیں۔ تلور because it is a migratory bird یہ سائبریا سے آتے ہیں جس میں تلور، بٹیر، تیتر اور مرغابی شامل ہیں تو یہ ہمارے permanent birds نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1515 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! سوال نمبر 1056 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ڈینگی کے کنٹرول کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***1056: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈینگی کے کنٹرول کے لئے محکمہ ماہی پروری نے 2008 سے 2018 تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(ب) محکمہ ماہی پروری نے لاروے خاتمہ کے لئے کون سی قسم کی مچھلیاں کہاں پانی میں چھوڑی ہیں اور ان سے کس حد تک لاروا ختم ہوا؟

(ج) 2008 سے 2018 تک حکومت نے محکمہ ماہی پروری کو ڈینگی لاروے کے خاتمہ کے لئے کتنے فنڈز دیئے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے محکمہ ماہی پروری پنجاب کو مچھلی کے ذریعے ڈینگی لاروے کے خاتمہ کا ٹاسک اکتوبر 2011 میں دیا گیا۔ محکمہ ماہی پروری کی طرف سے 2011 سے 2018 تک اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	پانیوں کی مانیٹرنگ کی تعداد	سٹاک کی گئی مچھلیوں کی تعداد	مچھلی سے سٹاک کئے گئے پانیوں کی تعداد	آگاہی مہم میں تقسیم کئے گئے اشتہارات کی تعداد
2011	562	1,54,900	186	500
2012	2,079	10,03,400	750	7,000
2013	4,140	16,02,200	1,362	16,000
2014	3,723	14,74,400	1,925	17,000
2015	7,218	20.39,800	2,386	45,300
2016	15,470	19,18,100	2,382	78,900
2017	12,072	19,10,000	1,862	72,300
2018	9,704	20,38,950	1,545	76,500

(ب) محکمہ ماہی پروری نے مچھلیوں کی دس اقسام پر فشریز ریسرچ انسٹیٹیوٹ مناواں میں ریسرچ کی اور تین اقسام (تلاپیہ، پنٹیئس، گراس کارپ) کو مچھر کا لاروا کھانے کے لئے سٹاک کرنے کے لئے منتخب کیا گیا۔ محکمہ کے جانب سے پنجاب کے تمام اضلاع میں سروے کیا گیا اور مچھلی کو سٹاک کرنے کے لئے موزوں پانیوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان پانیوں کو 2011 سے ہر سال مچھلیوں کی مطلوبہ تعداد کے مطابق سٹاک کیا جاتا ہے جس کی تفصیل سوال نمبر (الف) کے جواب میں موجود ہے۔ مچھلیوں کو سٹاک کرنے کے بعد ان پانیوں میں مختلف اقسام کے مچھروں کے لاروے کو ختم کرنے میں بھرپور مدد ملی۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے محکمہ ماہی پروری پنجاب کو مچھلی کے ذریعے ڈینگی لاروے کے خاتمہ کا ٹاسک اکتوبر 2011 میں دیا گیا۔ 2011 سے 2018 تک حکومت پنجاب کی طرف سے فراہم کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	رقم (روپے)
1-	2011-12	87,00,000
2-	2012-13	21,00,000
3-	2013-14	11,00,000
4-	2014-15	19,00,000
5-	2015-16	18,00,000
6-	2016-17	18,10,000
7-	2017-18	33,25,000

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! صوبہ میں ڈینگی کے کنٹرول کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟ اس سوال کا جواب میرے پاس تو نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ نے کون سا جواب پوچھا ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ جنگلی حیات و ماہی پروری کا جواب ہے لیکن میرے سوال کا جواب پتا نہیں کدھر ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا سوال کون سے جز پر ہے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ڈینگی کے کنٹرول کے لئے کئے گئے اقدامات کے متعلقہ تفصیلات مانگی تھیں لیکن انہوں نے صرف ماہی پروری کا جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ ماہی پروری کا ہی جواب دیں گے اور کس چیز کا دیں گے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہ رہی تھی کہ انہوں نے پنجاب کے حوالے سے جو آئندہ اقدامات کئے ہیں اس میں اس وقت ان کو کتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: اِن آٹھ ماہ میں کتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! کیا ڈینگی کے لئے؟

جناب سپیکر: نہیں، ڈینگی سے آپ کا کیا تعلق ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! انہوں نے ڈینگی کا ہی پوچھا تھا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! انہوں نے ڈینگی کے کنٹرول کے لئے جو اقدامات کئے ہیں اس میں کتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: یہ ماہی پروری لکھا ہوا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں اس پر عرض کرتا ہوں۔ محترمہ نے سوال میں یہ کہا ہے کہ ڈینگی کے کنٹرول کے لئے محکمہ ماہی پروری نے 2008 سے 2018 تک کیا اقدامات کئے ہیں تو اس پر میں یہ کہوں گا کہ 2011 میں ڈینگی کے انٹی ڈینگی پروگرام میں محکمہ ماہی پروری کو بھی شامل کیا گیا کیونکہ ہمارے پاس ایک خاص قسم کی مچھلی ہے جو ڈینگی کے لاروے کو کھاتی ہے حالانکہ purely یہ ڈینگی محکمہ ماہی پروری کا کام نہیں ہے البتہ اس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی، ایل ڈی اے اور دیگر محکمے شامل ہیں۔ اس کے لئے ہم نے تقریباً 55 ہزار پانیوں میں جہاں ہماری hatcheries تھیں جہاں stagnant water تھا اُس کی inspection کروائی۔ اس کے علاوہ تقریباً ایک کروڑ 21 لاکھ مچھلی کا وہ بچہ اُن پانیوں میں چھوڑا جو ڈینگی کے لاروے کو کھاتا ہے۔

جناب سپیکر! میرے پاس اس کا pamphlet بھی ہے جو میں محترمہ کو دکھا سکتا ہوں۔ ہمارے محکمہ ماہی پروری کے بس میں جو ہے وہ ہم کر رہے ہیں۔ یہ اگر مزید کہیں گی تو میرے پاس facts and figures بھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

MR MUHAMMAD ARSHAD MALIK: Mr Speaker! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سید عثمان محمود کو خود آنا چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے her پر پابندی لگائی ہے لیکن his پر سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ایک سوال کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1516 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

الحمراء کونسل کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1516: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الحمراء کونسل میں ایگزیکٹوڈائریکٹر کی اسامی کس کیڈر کی ہے؟

(ب) ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی تعیناتی کے لئے کتنا تجربہ ہونا چاہئے اور کس بناء پر اس کو تعینات کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ادارے کو چلانے کے لئے ادب و ثقافت سے تعلق رکھنے والوں کا انتخاب نہیں کیا جاتا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ اسامی پر ادب وثقافت سے تعلق رکھنے والے افسران کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات وثقافت (سید صمصام علی شاہ بخاری):

(الف) لاہور آرٹس کونسل کے قانون مجریہ 2002 اور ریگولیشنز 2010 (ترمیم شدہ) کے تحت ایگزیکٹوڈائریکٹر کا عہدہ گریڈ 20/21 کا ہے۔ تاہم کیڈر مخصوص نہیں کیا گیا اور صرف اتنا کہا گیا ہے کہ ایگزیکٹوڈائریکٹر کی تعیناتی حکومت کرے گی۔

(ب) لاہور آرٹس کونسل کے قانون اور ریگولیشنز میں تجربہ کا تعین نہیں کیا گیا۔

(ج) اب تک ادارے کو چلانے کے لئے جن اصحاب کا تقرر کیا گیا ان کا تعلق مختلف محکموں سے تھا۔ تاہم موجودہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر، اطہر علی خان کا تعلق متعلقہ شعبہ یعنی محکمہ اطلاعات وثقافت سے ہے اور وہ ادب وثقافت سے کماحقہ واقف اور اس شعبے میں وسیع تجربے کے حامل ہیں۔

(د) مذکورہ اسامی پر اس وقت تعینات آفیسر اطہر علی خان کا تعلق ادب وثقافت سے ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی تعیناتی کے لئے کتنا تجربہ ہونا چاہئے اور کس بناء پر اس کو تعینات کیا جاتا ہے؟ اس کا جواب آپ خود بھی پڑھ لیں کہ لاہور آرٹس کونسل کے قانون اور ریگولیشنز میں تجربہ کا تعین نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر اس میں تجربہ بھی نہیں ہے تو موجودہ ڈائریکٹر کس گریڈ کا ہے، اس کی تعیناتی کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور اس کو کس کوالیفکیشن کی بنیاد پر تعینات کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! ہمارے موجودہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر گریڈ 19 کے ہیں البتہ گریڈ 20/21 سے بھی ہوتے ہیں، PCS اور CSS آفیسر بھی اس پوسٹ پر آسکتا ہے اور محکمہ سے بھی لیا جا سکتا ہے۔ ڈی جی پی آر جو محکمہ اطلاعات سے منسلک ہے وہاں سے یہ آفیسر ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے ہیں جو گریڈ 19 کے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چونکہ بیسویں اور اکیسویں گریڈ کی یہ ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی سیٹ ہے جس کے لئے proper قابلیت اور اہلیت ہونی ضروری ہے۔ کیا یہ اہل اور قابل بندہ اپنے tenure میں post کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ ایسا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! یہ مجھے نام دے دیں تو ہم consider کر لیں گے کیونکہ یہ اٹھارہویں گریڈ والے کو بیسویں گریڈ کی سیٹ پر لگانے کے کافی ماہر ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ مرشد بھی ہیں، ہاتھ پھیر کر بندہ نکال لیتے ہیں اور دَم درود کر کے یہ ویسے ہی بندہ مار دیتے ہیں۔ میرے لئے سید صمصام علی شاہ بخاری بڑے قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے تحریری طور پر یہ کہا ہے کہ بیسویں یا اکیسویں گریڈ کا بندہ ہونا چاہئے۔ یہ اس بات کو بھول جائیں اور آپ ان سے کہیں کہ اب رونا چھوڑ دیں کہ پہلے اٹھارہویں گریڈ کا لگتا تھا۔ یہ کم از کم ریاستِ مدینہ کا ہی لحاظ کر لیں اور اس پوسٹ پر کسی اہل بندے کو لگا دیں۔ یہ کب تک لگا دیں گے اس حوالے سے کوئی ٹائم فریم دے دیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تلاش شروع کر دیں۔

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! تلاش کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے charge لینے سے پہلے ہی یہ آ چکے تھے۔ میں نے ان کا کام دیکھا ہے اور بالکل ٹھیک ہے۔ کہیں پر یہ بھی نہیں لکھا کہ گریڈ19 کا ہی ہو گا۔ باقی ان کی مہربانی کہ یہ مجھے مرشد کہہ رہے ہیں لہٰذا میں ان کی افطاری پر جاؤں گا تو وہاں اِن کو ریاستِ مدینہ سمجھاؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد افضل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1104 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حکومت کا صوبہ میں دو کروڑ پودے لگانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*1104: **جناب محمد افضل**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پانچ سالوں میں صوبہ میں دو کروڑ پودے لگانے کا منصوبہ شروع کیا ہے ان درخت / پودے لگانے کے لئے کتنا سالانہ بجٹ مختص کیا جائے گا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ہر ضلع میں ان کی اوسطاً تعداد کیا ہو گی اور کیا ان میں پھلدار پودے بھی شامل کئے جا سکیں گے خصوصاً بہاولپور ڈویژن کے اضلاع جہاں پھلدار پودے جلدی پروان چڑھتے ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ محکمہ جنگلات موجودہ حکومت کی سرپرستی میں سال 2019-20 سے 2023-24 تک ان پانچ سالوں میں ایک لاکھ 76 ہزار 208 ایکڑ رقبہ پر 12 کروڑ 79 لاکھ 27 ہزار پودہ جات ذخیرہ کی صورت میں لگائے جائیں گے۔ مزید برآں 45 ہزار 761 ایونیو میل پر 2 کروڑ 29 لاکھ 40 ہزار 500 پودہ جات نہروں اور سڑکات کے

کنارے لائنوں کی صورت میں لگائیں جائیں گے۔ یہ پودہ جات پورے پنجاب میں مختلف منصوبوں کے تحت لگائے جائیں گے۔ سال وار بجٹ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	بجٹ
-1	2019-20	3-ارب 16 کروڑ 32 لاکھ 23 ہزار 394 روپے
-2	2020-21	4-ارب 95 کروڑ 70 لاکھ 71 ہزار
-3	2021-22	3-ارب 27 کروڑ 71 لاکھ 45 ہزار
-4	2022-23	ایک ارب 40 کروڑ 86 لاکھ 85 ہزار
-5	2023-24	12 کروڑ 23 لاکھ 20 ہزار

(ب) ہر ضلع میں جو پودے لگائے جائیں گے اُن میں پھلدار پودے بھی شامل ہیں۔ بہاولپور ڈویژن کے اضلاع میں بھی پھلدار پودے لگائیں جائیں گے۔ ہر ضلع میں اوسطاً 30 سے 35 لاکھ پودا جات لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! جز (الف) میں تھا کہ کیا بہاولپور ڈویژن میں 2019-20 کا ٹارگٹ پورا کر لیا گیا ہے اور کتنے پودے ضلع وار لگائے گئے ہیں، تفصیلات بتا دی جائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا سوال تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پانچ سالوں میں صوبہ میں دو کروڑ پودے لگانے کا منصوبہ شروع کیا ہے جس کا جواب یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ محکمہ جنگلات کی موجودہ آنے والی پالیسی جس میں ہمارے وزیر اعظم کا سونامی پروگرام والا وژن بھی ہے۔ میں بڑے وثوق سے یہ بات کر رہا ہوں کہ محکمہ جنگلات کی اپنی plantation اور سالہا سال سے ناجائز قابضین والی جو زمینیں ہم نے دوسرے محکموں سے retrieve کروائی ہیں اُن کو ملا کر اگلے چار سے پانچ سالوں میں انشاءاللہ 47 کروڑ 21 لاکھ پودے لگانے ہیں۔

جناب سپیکر! اگلی بات یہ ہے کہ کئی اضلاع میں چند لاکھ پودے زیادہ لگیں گے اور کئی اضلاع میں کم لگیں گے کیونکہ it depends on the availability of land in that specific district. ہر ضلع میں تقریباً ایک کروڑ 32 لاکھ پودے بنیں گے۔ اگر یہ بہاولپور کا

پوچھیں گے تو میرے پاس تفصیل ہے اور بڑی اچھی varieties ہیں۔ کیکر، شیشم، بکائن وغیرہ جیسی اچھی varieties کے پودے بہاولپور میں لگیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد افضل!

جناب محمد افضل: جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ چونکہ بہاولپور کا زیادہ علاقہ چولستان ریگستان ہے، وہاں پر پانی کی بھی کمی ہے اور نیچے پانی brackish ہے تو کیا اُس کو بھی پراجیکٹ میں شامل کیا گیا ہے اور چولستان میں کون کون سے پودے لگانے کے لئے prefer کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے پنجاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک ہمارا نارتھ پنجاب ہے مثلاً مری، کوٹلی ستیاں اور کہوٹہ جہاں پر natural اور easy plantation ہوتی ہے اُس کے لئے علیحدہ plantation ہو گی۔ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، نارووال کے علاقوں میں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں اُن کے لئے علیحدہ plantation ہو گی۔

جناب سپیکر! اب ڈاکٹر صاحب کا جو حکم ہے اس کے مطابق میں یہ کہوں گا کہ بیری جیسے درخت یا درختوں کی وہ قسمیں جو پانی تھوڑا پیتی ہیں تو چولستان اور جنوبی پنجاب والی بیلٹ چاہے وہ بہاولپور ڈویژن یا ڈی جی خان ڈویژن ہے وہاں کے لئے ہماری plantation علیحدہ ہو گی اور جو north کے areas ہیں ان کے لئے علیحدہ ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ چولستان کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں کہ وہاں پر آپ نے کوئی ایسی چیزیں identify کی ہیں کہ وہاں پر کون سا درخت ہو سکتا ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! وہاں پر بیری، ارجن اور Muscat قسم کے درخت لگائیں گے جو پانی کی کمی سے متاثر نہیں ہوں گے کیونکہ ہمارا زیر زمین پانی کم ہو رہا ہے اور محکمہ آبپاشی والے بھی شور مچا رہے ہیں کہ پانی نہیں ہے تو ہم نے شجرکاری تو اب اسی طرح ہی کرنی ہے ناں لیکن وہاں پر بھی plantation ہو گی اور انشاءاللہ ہو گی جس سے پنجاب سرسبز نظر آئے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جز (الف) میں معزز وزیر نے سال وار تفصیل دی ہے جس میں 20-2019 کی 21-2020 کی، 22-2021 کی، 23-2022 کی اور 24-2023 کی ہے جبکہ جواب دیتے ہوئے ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کیونکہ یہ وزیر اعظم کے وژن کے مطابق ہے تو ہمارا خدشہ یہ ہے کہ جس طرح پہلے ایک بلین درخت کا بتایا گیا اور چین میں جا کر اس کو پانچ بلین کہا گیا تو اس حوالے سے اس ہاؤس میں وضاحت دے دیں کہ یہ اس وژن کے مطابق کہیں out of the proportion خود ہی expand تو نہیں کر جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس وقت فارسٹ ڈیپارٹمنٹ تین، چار مختلف پروگراموں پر چل رہا ہے۔ ہمارے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی پہلی مثال ہے کہ ہمارے دو seasons ہوتے ہیں جیسے اب موسم بہار چل رہا ہے اور اس کے بعد ہمارا مون سون شروع ہو جائے گا تو ایک تو ہم اس pattern پر چل رہے ہیں۔ دوسرے نمبر پر Government Plant for Pakistan Programme کے تحت ہمارے وزیر اعظم کا جو وژن ہے کہ ہم نے پنجاب اور پورے پاکستان میں 10۔ارب درخت لگانے ہیں، وہ پروگرام ہمارا علیحدہ سے چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے مختلف محکمہ جات سے زمینیں retrieve کرائی ہیں اس کا پروگرام علیحدہ چل رہا ہے اور پھر تقریباً تین ہزار ایکڑ، میں کنال نہیں کہہ رہا بلکہ تین ہزار ایکڑ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کی زمین retrieve ہوئی ہے اس کا ہمارا پروگرام علیحدہ چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ lump sum گزارش کی ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں اتنے درخت لگائیں جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1525 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1107 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: محکمہ جنگلات کے ملازمین اور لکڑی کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

***1107: محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے کل کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے ملازمین کی ملی بھگت سے کروڑوں روپے کی لکڑی غیر قانونی طریقے سے ضلع سرگودھا کے جنگلات سے فروخت ہو رہی ہیں؟

(ج) یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث پائے گئے، ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف)

نام اسامی	کل تعداد	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
مہتمم جنگلات	01	01	0
نائب مہتمم جنگلات	01	0	0
امین جنگلات	02	01	01
ہیڈ کلرک	01	01	0
سینئر کلرک	01	0	01
جونیئر کلرک	07	07	0

فارسیٹر	15	10	05
فارسٹ گارڈ	101	64	37
پٹواری	01	01	0
ٹریکٹر ڈرائیور	01	0	01
جیپ ڈرائیور	02	02	0
ٹیوب ویل آپریٹر	01	01	0
نائب قاصد	07	07	0
چوکیدار	04	04	0
مالی	01	01	0
خاکروب	01	0	01

(ب) یہ درست نہ ہے اس کے علاوہ کسی قسم کے نقصان کی صورت میں محکمہ ھذا بذریعہ فارسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ 2010) کے ذریعے فوری کارروائی عمل میں لاتا ہے

(ج) یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کا کوئی ملازم بھی غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث نہ پایا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ خالی اسامیاں کب تک fill کر لی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا ضلع سرگودھا کے بارے میں سوال ہے جس میں میری گزارش ہے کہ 147 ہمارے پاس ٹوٹل strength ہے جس میں سے 100 اسامیاں filled ہیں جن پر لوگ کام کر رہے ہیں جبکہ 47 اسامیاں خالی ہیں کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ پچھلے دس سالوں میں جس lavish طریقے سے پنجاب میں بے دردی سے خرچے کئے گئے تو ہم austerity مہم پر چل رہے ہیں اور یہ صرف سرگودھا میں 47 سیٹیں خالی نہیں ہیں بلکہ محکمہ جنگلات، وائلڈ لائف اور فشریز کے پورے محکمہ کو دیکھیں تو ہماری یہ خالی اسامیاں سینکڑوں میں بنیں گی۔ اللہ کرے گا کہ جب نیا بجٹ بنے گا تو پھر یہ ساری اسامیاں fill کر لی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں ہے کہ وہاں پر غیر قانونی اور ملی بھگت سے کوئی لکڑی چوری نہیں ہوئی ہے لیکن مجھے پتا چلا ہے کہ ملازمین نے ہی وہاں کے پورے جنگل کے جنگل خالی کر دیئے ہیں تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہاں پر کوئی لکڑی چوری نہیں ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ درست نہیں ہے ضلع سرگودھا میں کسی قسم کی لکڑی چوری نہیں ہوئی ہے اور ہمارے پاس فارسٹ ایکٹ 1927 with amendment 2010 موجود ہے۔ اگر کوئی ایسا case ان کے علم میں ہے لیکن میرے علم میں نہیں ہے اور میں نے بڑا categorically اور بڑا minute detail کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا ہے کہ کوئی چوری نہیں ہے لیکن اگر پھر بھی ہماری محترمہ ایم پی اے یہ فرما رہی ہیں تو سیشن کے بعد میں انہیں پورا ریکارڈ دکھادوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب!

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شاہ پور اور ساہیوال سرگودھا کے علاقہ میں چوری ہوئی ہے جو کہ میرے علم میں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ ان کے علم میں ضرور ہو گا لیکن منسٹر صاحب! اس کا حل یہ ہے کہ آپ وہاں چیک کرلیں اور اس کی انکوائری کروالیں جس میں انہیں بھی شامل کرلیں۔ یہ نشاندہی کر دیں گی تو اس طرح سے اس کا مسئلہ حل ہو گا۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جز (ج) میں پوچھا ہے کہ یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث پائے گئے، ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟ اس سوال کا جواب منسٹر صاحب نے دیا ہے کہ یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کا کوئی ملازم بھی غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث نہ پایا گیا تو Is it believable? کیونکہ یا تو ہماری surveillance اچھی نہیں ہے It does not matter کہ آپ نے کیا جواب دیا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہ جواب دیا ہے جو محکمہ نے آپ کو ارسال کیا ہے اور محکمانہ کارروائی کے طور پر اس طرح کے جوابات آتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمارا مطلب ہے کہ surveillance system اتنا poor اور ناکارہ ہے۔ ہم بالکل کوئی ہاتھ نہیں ڈالنا چاہتے ورنہ کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں پر محکمہ جنگلات کے ملازمین درختوں کی کٹائی میں ملوث نہ ہوں اور کیا ہمارے محکمے اتنے پاک صاف ہو گئے ہیں کہ ان کے ملازمین اس طرح کی embezzlement میں ملوث نہیں ہیں تو خدارا! اس کو تفصیل کے ساتھ دیکھیں۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! چلیں، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب! اس کو ذرا چیک کر لیں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں بڑا مشہور و معروف "ڈفر" نامی جنگل ہے جس کی یہ انکوائری کروا لیں کہ گزشتہ سردیوں کے موسم میں لکڑی کی چوری ہوئی ہے، کتنی ہوئی ہے اور کس کے ایماء پر ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب مناظر حسین رانجھا یا چوہدری مظہر اقبال نے جو فرمایا ہے تو اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ question specifically regarding Sargodha ہے---

جناب سپیکر: جی، یہ سرگودھا سے متعلقہ سوال ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! "ڈفر" جنگل سرگودھا میں واقع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب مناظر حسین رانجھا اس کے لئے تحریک التوائے کار لے آئیں یا سوال لے آئیں تو میں اس کا جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! میری پوری بات تو سن لیں---

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ سوال اس سے متعلقہ نہیں ہے ناں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! سرگودھا کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بات سرگودھا کی ہو رہی ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1108 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے کل رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

***1108: محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کل کتنا رقبہ محکمہ جنگلات کی ملکیت ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی زمین پر مختلف جگہوں پر غیر قانونی قبضہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے ملازمین اس غیر قانونی قبضہ میں شامل ہیں؟

(د) محکمہ جنگلات کی ضلع سرگودھا میں کل کتنی زمین پر ناجائز قبضہ اور مقدمات ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات سرگودھا فارسٹ ڈویژن کے پاس درج ذیل رقبہ جات ہیں:

چک پلانٹیشن (ایکڑ)	بیلہ جات (ایکڑ)	کینال سائیڈ (کلومیٹر)	روڈ سائیڈ (کلومیٹر)	ریل سائیڈ (کلومیٹر)
1308.63	96.00	2104.77	365.00	137.05

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) سرگودھا فارسٹ ڈویژن کی کسی بھی زمین پر ناجائز قبضہ ہے اور نہ ہی کوئی مقدمہ درج ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! یہ بھی سوال اسی سے متعلقہ ہے جس میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ یہ درست نہیں ہے کہ وہاں پر یہ زمین ملی بھگت سے لوگوں نے ٹھیکے پر دی ہوئی ہے اور آپ نے کہا ہے کہ یہ درست نہیں ہے۔ پہلے جنگلات کو کاٹا گیا ہے اور ملازمین نے ہی ملی بھگت سے اسے ٹھیکے پر دیا ہوا ہے تو کیا یہ آپ کے علم میں ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ! آپ جز (الف) کا پوچھ رہی ہیں یا جز (ب) کا پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں جز (ب) کا پوچھ رہی ہوں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جز(ب) کا جواب ہے کہ یہ ایک ایسے ہی assume کیا جارہا ہے کہ یہ زمین محکمہ جنگلات کی تھی پہلے اس پر جنگل کاٹا گیا پھر یہ زمین ٹھیکے پر دی گئی جبکہ میں categorically کہہ رہا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے کیونکہ ہم نے کسی بھی زمین کو ٹھیکے پر نہیں دیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! جتنا سوال ہے اسی سے متعلقہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں اجلاس کے بعد منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر انہیں تفصیل سے آگاہ کروں گی کہ کون سا area ہے اور وہاں پر کیا کیا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1157 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

1157*: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے، اس کی تفصیل جگہ وار بتائیں؟

(ب) سال 18-2017 تاحال محکمہ جنگلات نے اس ضلع میں سال وار کتنی رقم شجرکاری مہم پر خرچ کی ہے؟

(ج) ان سالوں کے دوران محکمہ نے شجرکاری مہم کے دوران کس کس درخت کی قلمیں / پودے تقسیم کئے گئے؟

(د) ان سالوں کے دوران محکمہ نے کتنے درخت کس کس جگہ خود لگوائے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) راجن پور فارسٹ ڈویژن کا کل رقبہ 34701 ایکڑ ہے۔ جنگل وار تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام جنگل	کل رقبہ
1۔	بیٹ باغشاہ	2127ایکڑ
2۔	بیٹ سونترہ	468ایکڑ
3۔	رکھ بنگالہ	1127ایکڑ
4۔	رکھ ڈائمہ	5512ایکڑ
5۔	کچہ شیر مہار	317ایکڑ
6۔	ریگستان شمالی	2432ایکڑ
7۔	رکھ عظمت والا	2034ایکڑ
8۔	رکھ چڑوائے واہ	489ایکڑ
9۔	خان واہ	1827ایکڑ
10۔	رکھ کوٹ مٹھن	1042ایکڑ
11۔	رکھ کوٹلہ عیسن	5381ایکڑ
12۔	کوٹلہ حسن جامڑہ	1990ایکڑ
13۔	کوٹلہ شیر محمد	2941ایکڑ
14۔	رکھ لنڈا براہم	127ایکڑ
15۔	مڈ مولوی	187ایکڑ
16۔	رکھ ساہن والا	40ایکڑ
17۔	رکھ مرغائی	779ایکڑ
18۔	نور پور شرقی	83ایکڑ
19۔	نور پور غربی	296ایکڑ
20۔	نوشاہرہ	91ایکڑ
21۔	ریگستان پچادی	748ایکڑ
22۔	رکھ شیکارپور	917ایکڑ
23۔	رقبہ نصیر	499ایکڑ
24۔	رکھ تونگ	163ایکڑ
25۔	ٹھل میگراج	3084ایکڑ
	کل رقبہ	34701ایکڑ

(ب) راجن پور فارسٹ ڈویژن میں سال18-2017 سے تا حال شجرکاری کی بابت مبلغ 3818400/-روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

(ج) محکمہ جنگلات راجن پور نے شجرکاری مہم کے دوران سرس، سمبل، شیشم کی قلمات اور سفیدہ، کیکر، سکھ چین، نیم اور بکائن وغیرہ کے پوداجات تقسیم کئے۔

(د) سال18-2017 میں رکھ کوٹ مٹھن میں 100 ایکڑ (تعدادی72600) اور رکھ ڈائمہ میں16 ایکڑ (تعدادی11616) پر محکمانہ طور پر شجرکاری کروائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں ہے کہ محکمہ جنگلات کا راجن پور میں کتنا رقبہ ہے اور اس کی تفصیل جگہ وار بتائی جائے تو تفصیل تو وزیر موصوف نے بڑی detail کے ساتھ دی ہے مگر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ جنگلات کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس کے کتنے رقبہ پر جنگلات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ! اپنے سوال کو دہرا دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اپنے سوال کو دہرا دیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! محکمہ جنگلات کے رقبے کا تفصیل سے جواب دیا گیا ہے مگر اس رقبے میں سے جنگلات کتنے رقبے پر ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں وہاں پر جنگلات کس کس جگہ پر ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا سوال یہ ہے کہ راجن پور میں محکمہ جنگلات والوں کا ٹوٹل کتنا ایریا ہے، اُس کی تفصیل بتائی جائے؟ ہم نے detail میں کہا ہے کہ 34 ہزار 701 ایکڑ ہے۔ اب اس کے بعد ان کا اگلا سوال ہے کہ محکمہ جنگلات نے ضلع میں شجرکاری پر کتنی رقم خرچ کی ہے؟ تو18-2017 میں اب تک 38 لاکھ روپیہ

خرچ ہو چکا ہے۔ اُس کے بعد ان کی طرف سے ہے کہ شجر کاری کے دوران قلمیں اور پودے تقسیم کئے گئے؟

جناب سپیکر! محکمہ جنگلات نے specifically راجن پور میں شجر کاری مہم کے دوران سرس، سمبل، شیشم کی قلمیں بھی دیں، سفیدہ، کیکر، سکھ چین، نیم، بکائن اور دوسرے پودے بھی دیئے اور پوچھا گیا کہ ان سالوں کے درمیان کتنے درخت کس کس جگہ پر خود لگوائے؟ تو میں نے وہ بھی بڑی detail میں جواب دیا ہوا ہے کہ 116 ایکڑ رقبے پر 84 ہزار درخت۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ٹھیک ہے آپ نے پڑھ دیا ہے۔ جی، محترمہ اپنا ضمنی سوال بتائیں؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہی نہیں ہے یہ تو سارا میں پڑھ چکی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اصل میں اس طرح ہے جو آپ نے in writing پوچھا ہے اُس کا جواب انہوں نے in-writing پڑھ دیا ہے۔ اب آپ کا ضمنی سوال ہے وہ آپ کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو رقبہ کی detail ہے بالکل انہوں نے ٹھیک دی ہے۔ اب اس رقبہ کے کتنے رقبے پر جنگلات ہیں؟ وزیر موصوف صاحب بتا دیں یہ کوئی irrelevant سوال تو نہیں ہے، ان کے محکمے کا ہی سوال ہے کہ کتنے رقبے پر جنگلات ہیں، مجھے یہ تو بتائیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ fresh question بنے گا اس طرح نہیں ہوتا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ fresh question نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس انفارمیشن ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ 18-2017 میں محکمہ جنگلات نے کل 116 ایکڑ رقبے پر 84 ہزار درخت لگائے میں نے تو اُن کی قسمیں بھی بتا دی ہیں کہ کون کون سی قسم کے درخت لگائے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر !وزیر موصوف صاحب کے پاس میرے اس سوال کا جواب نہیں۔ چلیں میں اگلا ضمنی سوال۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اگلا سوال لے لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اگلا سوال نہیں ابھی اسی سوال پر اور ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اور ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر !جو رقم کی تفصیل بتائی گئی کہ 38لاکھ 18ہزار400روپے شجر کاری مہم پر خرچ کئے گئے۔ میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اتنی رقم میں ایک بلین درخت لگائے گئے یا پانچ بلین درخت لگائے گئے اُن کی تعداد تو بتائیں کہ اس رقم میں کتنے پودے لگائے گئے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر !یہ کیا کہ کتنے پودے لگائے گئے ہیں، پھر معزز ممبر کو گن کر بتا دیتے ہیں۔ اب یہ کوئی کرنے والی بات ہے کہ اب جا کر۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب !یہ کوئی سوال نہیں بنتا میں اس کو disallow کر رہا ہوں۔ اگلا سوال بھی محترمہ شازیہ عابد آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر !منسٹر صاحب جواب تو دیتے نہیں ہیں ۔ میرے خیال میں وزیر صاحب سوال کے حوالے سے تیار نہیں ہیں ورنہ ایسی غصہ کرنے والی تو کوئی بات نہیں تھی۔

جناب سپیکر: محترمہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1158 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل جام پور میں جنگلات کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

***1158: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے، اس میں سے کتنی زمین ٹھیکہ/لیز پر دی گئی، اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس محکمہ کی سرکاری زمین پر ناجائز قابضین اور بااثر افراد نے قبضہ کیا ہوا ہے اگر ہاں تو کب سے؟

(ج) سرکاری جنگلات سے لکڑی کی چوری کے کتنے مقدمات گزشتہ تین سال میں درج ہوئے اور کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(د) کیا حکومت تحصیل جام پور میں ناجائز قابضین اور بااثر افراد سے زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) تحصیل جام پور میں جنگلات کا کل رقبہ 7530 ایکڑ ہے۔ جس کے رقبہ کی جنگل وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	کل رقبہ
1۔	رکھ عظمت والا	2034ایکڑ
2۔	رکھ چڑوائے	489ایکڑ
3۔	رکھ ریگستان پچادی+ شالی	3180ایکڑ
4۔	رکھ خان واہ	1827ایکڑ
	کل رقبہ	7530ایکڑ

متذکرہ بالا رقبہ میں سے 6897 ایکڑ رقبہ ساؤتھ پنجاب فارسٹ کمپنی کے حوالے کرنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے احکامات جاری کئے گئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	کل رقبہ
1۔	رکھ عظمت والا	1944ایکڑ
2۔	رکھ ریگیستان پچادی+ شالی	3126ایکڑ
3۔	رکھ خان واہ	1827ایکڑ
	کل رقبہ	6897ایکڑ

ساؤتھ پنجاب فارسٹ کمپنی نے 2663ایکڑ رقبہ پر بڈنگ مکمل کر لی ہے اور بقایا4234 ایکڑ رقبہ پر بڈنگ کرانا مقصود ہے۔ محکمہ جنگلات کا کوئی رقبہ ابھی تک کسی ٹھیکیدار کے حوالے نہ کیا گیا۔ کیونکہ عدالت عظمیٰ نے اس کا نوٹس لیتے ہوئے حکم دیا تھا کہ پنجاب کیبنٹ کی منظوری کے بعد اس کا فیصلہ کیا جائے۔ یہ معاملہ ابھی تک پنجاب کیبنٹ کے پاس فیصلے کے لئے زیر التواء ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے کچھ رقبہ پر ناجائز تجاوز ہے جس پر ایکشن پلان بابت واگزاری رقبہ جات مرتب کیا گیا ہے۔ عرصہ ناجائز تجاوز تقریباً20 سال سے زائد ہے۔ تفصیل رقبہ جات درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	رقبہ ناجائز تجاوز
1-	رکھ عظمت والا	2034ایکڑ
2-	رکھ چڑوائے	489ایکڑ
	کل رقبہ	2523ایکڑ

(ج) سرکاری جنگلات سے لکڑی چوری کی بابت گزشتہ تین سالوں میں تحصیل جام پور میں کوئی مقدمہ درج نہ ہوا۔

(د) امسال رقبہ واگزار کروانے کے لئے ایکشن پلان مرتب کیا گیا ہے جلد ہی متعلقہ محکمہ ریونیو اور پولیس کے تعاون سے ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروایا جائے گا۔ علاوہ ازیں ڈپٹی کمشنر نے بھی چٹھی نمبری1165/COL(HC)مورخہ 07-03-2019 رقبہ واگزاری کی بابت ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جس پرDPO راجن پور نے بذریعہ مراسلہ نمبر3685 مورخہ 14-02-2019 یقین دلایا ہے کہ پولیس مین پاور کچے کے علاقے میں کریمنلز کے خلاف آپریشن میں مصروف ہے۔ جونہی پولیس فورس آپریشن سے فارغ ہو گی مہیا کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! محکمہ جنگلات کا سوال ہے کہ کتنی زمین ٹھیکہ پر دی گئی ہے اس کی تفصیل بتائی جائے؟ تو اس کے جواب میں محکمہ نے یہ کہا ہے کہ بڈنگ پر 2663ایکڑ دی گئی ہے۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ وہ فی ایکڑ کس حساب سے بڈنگ پر دی گئی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جولیز اور بڈنگ والا مسئلہ ہے یہ پہلے حالات اور تھے کیونکہ اس کے اندر ایک ساؤتھ پنجاب فارسٹ کمپنی بھی تھی۔

جناب سپیکر! اب پچھلی cabinet meeting میں کمپنی کی favour میں کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ یہ اُن 56 کمپنیز میں سے ایک کمپنی تھی جو پچھلے دور میں بنی تھی تو مختلف محکموں کی جو رپورٹ آئی ہے انہوں نے کہا یہ کمپنی viable اور feasible for government نہیں ہے تو اُس کمپنی کو بند کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ رقبہ تقریباً 6 ہزار اور 900 ایکڑ جس پر ہم جنگل لگائیں گے اور اگر یہ کہیں گے کون کون سی جگہ پر تو میرے پاس وہ بھی detail ہے میں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ محترمہ! آپ کا اور ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ایک اور سوال غیر قانونی قابضین کے حوالے سے کیا گیا تھا تو اس کے جواب میں محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ پولیس مین پاور جو ہے وہ کچا کے علاقے میں criminals کے خلاف آپریشن میں مصروف ہے۔ تو اب وہ فارغ ہو گئی ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ جو غیر قانونی قابضین جن کے قبضے میں ایک بہت بڑا رقبہ ہے وہ کب تک چھوڑایا جائے گا؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ دو رَکھیں ہیں جس کو رَکھ کہتے ہیں ایک ہے رَکھ عظمت والا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بس اتنا بتا دیں کہ قبضہ کب تک ختم کروالیں گے؟ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اڑھائی ہزار ایکڑ پر قبضہ ہے اور یہ پچھلے بیس سالوں سے ہے، میں یہ بھی ساتھ بتانا چاہوں گا کہ پچھلے بیس سال۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ اس کو چھوڑ دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہم نے ڈپٹی کمشنر، کمشنر، ڈی پی اوز کو کہا تو انہوں نے کہا کہ ہم کچے کے علاقے میں آپریشن کر رہے ہیں جیسے ہم فری ہوں گے ہمارا محکمہ اُن کے پیچھے پیچھے ہے اُنہوں نے کہا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں بس جلدی ہو جائے۔ جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ سوال نمبر بول دیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1178 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں درخت لگانے کے پروگرام سے متعلقہ تفصیلات

*1178: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ میں وسیع پیمانے پر درخت لگانے کا پروگرام شروع کیا ہے؟

(ب) 2018 سے آج تک کن کن اضلاع میں کتنے درخت لگائے گئے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) جن اضلاع میں ابھی تک درخت لگانے کی مہم شروع نہیں ہوئی، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سال 19-2018 میں حکومتی منصوبے کے تحت ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات صوبہ میں 19950 ایکڑ رقبہ پر ایک کروڑ 44 لاکھ 83 ہزار 700 پودے بحساب 726 پودے فی ایکڑ لگائے گا۔

ایک ایکڑ میں 43ہزار560مربع فٹ ہوتے ہیں۔ اور اگر پودے سے پودے کا فاصلہ 6فٹ رکھا جائے اور قطار سے قطار کا فاصلہ 10فٹ رکھا جائے تو ایک ایکڑ میں 726پودے لگتے ہیں۔

43560/60 = 726

علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے 806 ایونیو میل پر 4لاکھ 3ہزار پودوں کی شجرکاری کی جائے گی۔

گڑھے سے گڑھے کا فاصلہ کم از کم 10فٹ رکھا جاتا ہے اور ایک ایونیو میل میں 500 گڑھے بنائے جاتے ہیں۔

نوٹ: 2018-19 میں کل ایک کروڑ48لاکھ86ہزار700پودے لگائے جائیں گے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تقریباً تمام اضلاع میں درخت لگائے جا رہے ہیں۔ جن کی تفصیل جز(ب) میں دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: معزز منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ جز(ب) کے اندر جو پودوں کی تعداد بتائی گئی وہ ایک کروڑ44لاکھ 83ہزار700 پودے باحساب 726 پودے فی ایکڑ انہوں نے لگائے۔

جناب سپیکر! وزیر موصوف کیا یہ بتائیں گے کہ اس کی monitoring کا کیا سسٹم بنایا گیا ہے اور جو تعداد لگائی گئی تھی کیا وہ پودے ابھی تک وہاں موجود ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس کی monitoring کا ہمارے پاس یہ اصول ہے کہ تقریباً محکمہ جنگلات کی 16لاکھ ایکڑ زمین ہے اُس میں60 فیصد جس کا ہمارے پاس پورا GIS ہے(Geographical Information System) اُس کے ذریعے ہم ان کی monitoring کروائیں گے اور اگر محترمہ کوئی specifically دیکھنا چاہیں گی تو ہم before اور after کے images دیں گے کہ پہلے یہ جگہ یوں تھیں۔

جناب سپیکر! اب ہم آپ کو geographical information system دیں گے وہ آپ کے موبائل پر ہو گا، آپ اپنے گھر میں بیٹھ کر چیک کریں گی کہ جو جنگل جہاں لگا ہے، کیا وہ جنگل وہاں موجود ہے یا نہیں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس کے مطابق تو پورا پنجاب سرسبز ہے اور اُس کے پودے بھی گنے جا سکتے ہیں اور ہمیں ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آ رہی ہے۔ میرے بھائی جب ہم grass root level کی بات کر رہے ہیں تو پہلے یہ بتائیں ہم پودے گننے کی پوزیشن میں ہیں؟ ہم بیٹھ کر موبائل پر فوٹو شاپ کے ذریعے بھی بڑا کچھ کر سکتے ہیں جو ماشاءاللہ سے سوشل میڈیا کرتا ہے۔ میرا آپ سے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ آپ نے اُس کی monitoring کا کیا سسٹم بنایا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ تو میں نے معزز ممبر کی سہولت کے لئے بات کی ہے ورنہ جو اتنا بڑا forest department ہے monitor تو انہوں نے کرنا ہے اور وہ کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سہولت کو چھوڑیں۔ آپ صرف اُتنی بات کریں جتنا انہوں نے سوال کیا ہے۔ to the point رکھیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! right! جو ہم کہہ رہے ہیں وہ ڈیپارٹمنٹ کرے گا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اب تک جو اتنی تعداد میں پودے لگے ہیں قومی خزانے سے پیسا خرچ ہوا، ڈیپارٹمنٹ نے بڑی محنت کی ہم مان رہے ہیں لیکن آپ یہ بتائیں کہ وہ پودے وہاں grass root level پر موجود ہیں، اُسے کیسے گنا جا سکتا ہے؟ کیسے قائم دائم رکھیں گے وہ بتا دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کس جگہ کی بات کر رہی ہیں؟ آپ ایک specific جگہ pinpoint کریں تو اُس حوالے سے پھر منسٹر صاحب بتا سکیں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں عرض کر دوں کہ جب میں سوال صوبہ پنجاب کا کر رہی ہوں اور یہاں پر صوبہ پنجاب کے متعلقہ ہی انہوں نے جواب دیا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ!اس طرح نہیں ہوتا۔ آپ ایکspecificبات کریں، آپ ایکarea بتائیں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے کوئی صوبہ کے پی کے کا تو پوچھا نہیں، میں تو صوبہ پنجاب کا ہی پوچھ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ!وہ تو منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ وہsatelliteکے ذریعے سے ہم پتا کریں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر!کب پتا کریں گے آپ نے ایک کروڑ44لاکھ پودا لگا دیا ہے۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جیسے ایک ارب سے 5۔ارب پودے ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں یہ بات اب اور ہے۔ اب اُس کو چھوڑیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر!میں اگلا ضمنی سوال پوچھ لوں؟ یہ انفارمیشن کے لئے بھی بات ہے یہ جو دس فٹ کا انہوں نے فاصلہ رکھا ہے۔ چلیں، میں اگلا ضمنی سوال پوچھ لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں اور جلدی کریں کیونکہ ابھی آپ کے اور سوالات بھی ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر!ٹھیک ہے میں جلدی جلدی سوال کرتی ہوں اور ان سے جلدی جلدی جواب بھی لے دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے میں جلدی جلدی جواب لے دیتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر!میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ پودے سے پودے کا فاصلہ چھ فٹ اور قطار سے قطار کا فاصلہ دس فٹ رکھا جائے۔ آپ کے لیڈر اس کو پندرہ فٹ کہتے ہیں اورInternationally بھی یہی ہے تو پھر ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا جائے کہ وہ دس فٹ کے فاصلے پر کون سا پودا لگا کر بیڑا غرق کر رہے ہیں؟ یہ بات تو وژن کے خلاف جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب!اس کا جوابbrieflyدے دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان):جناب سپیکر!جس طرح یہ کہہ رہی ہیں کہ ان پودوں کا ہمیں پتا کیسے چلے گا؟ اس کے لئے GIS lab اورphysical checking ہے۔اگر ان کوspecifically کسی چیز پر شک ہے تو ہمیں بتائیں ہم ان کو لے جا کر چیک کرا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منیب الحق:جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1280 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ میں شجر کاری مہم سے متعلقہ تفصیلات

*1280:**جناب منیب الحق**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔189 اوکاڑہ کے کسی نہر یا سڑک پر کوئی درخت نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے شجر کاری مہم کا اعلان کر رکھا ہے جس کے ذریعے لاکھوں درخت لگائے جانے ہیں؟

(ج) سال19-2018 کے بجٹ میں شجر کاری کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی۔189 اوکاڑہ کے تمام علاقہ جات، نہروں اور سڑکوں پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد سبطین خان):

(الف) درست نہ ہے۔حلقہ پی پی۔189 میں موجود سڑکات و انہار پر کل2526 درختان موجود ہیں۔

(ب) درست ہے۔ محکمہ جنگلات اوکاڑہ کو شجر کاری موسم بہار19-2018 کے لئے 520000 پودا جات لگانے و تقسیم کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا ہے جبکہ محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے شجر کاری موسم بہار (جنوری2019 تا9-اپریل2019) تک کل 542747 پوداجات لگائے و تقسیم کئے ہیں جو کہ کل ٹارگٹ کا104 فیصد بنتا ہے۔

(ج) درست ہے۔ حکومت پنجاب نے اس سال اوکاڑہ فارسٹ ڈویژن (دیپالپور پلانٹیشن پپلی پہاڑ) شجر کاری کے لئے14.06 ملین کا بجٹ مختص کیا ہے جس سے کل 234208 پودے لگائے جائیں گئے۔

(د) جی ہاں! محکمہ جنگلات اوکاڑہ نے مذکورہ بالا علاقہ کے لئے پودے لگانے کا پلان" Development of Forest areas in Punjab revised-upgrade and ongoing مرتب کیا ہے جو کہ سال20-2019 تا22-2021 تک مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں ایک figure دی ہے کہ اوکاڑہ پی پی-189 میں 5 لاکھ 42 ہزار 774 پودے لگائے گئے ہیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ figure بالکل غلط ہے میرے حلقے میں اس تعداد کے مطابق کوئی پودے نہیں لگے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کو چیلنج کرتا ہوں، یہ ہاؤس کو misguide کیا جا رہا ہے اور یہ figure بالکل غلط ہے لہٰذا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ تو ان کا point of view ہے کہ یہ جواب غلط ہے---

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کو چھوڑیں، اپنا جواب دیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہمارا point of view یہ ہے کہ یہ جواب ٹھیک ہے۔ اگر ان کو شک ہے تو یہ پروگرام بنائیں ہمارا ڈیپارٹمنٹ ان کے ساتھ اوکاڑہ جائے گا اور ان کو practical inspection کرادے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرے خیال میں منسٹر صاحب آج تک اوکاڑہ نہیں گئے ہیں یہ میرا حلقہ ہے اور میں دن رات وہاں پر ہی رہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ دن رات وہاں رہتے ہیں تو آپ کو بالکل صحیح انفارمیشن ہوگی۔ منسٹر صاحب آپ کو کہہ رہے ہیں کہ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو آپ کے ساتھ بھیج دوں گا۔۔۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! اس کی انکوائری کرالیں اور منسٹر صاحب ساتھ چلیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کی انکوائری کرالیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس کی انکوائری کرالیں اور معزز ممبر کو بھی اس میں شامل کرلیں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہم اس کی انکوائری کرالیتے ہیں۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے۔ ان کی جو next year کی planning ہے اس میں یہ درختوں کی figure کم کر رہے ہیں حالانکہ درخت زیادہ لگنے چاہئیں اور یہ کم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ next year درخت کم کیوں لگا رہے ہیں؟ اگر پچھلے سال پانچ لاکھ درخت لگے ہیں تو اگلے سال دس لاکھ لگنے چاہئیں جبکہ یہ اڑھائی لاکھ لگا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں plantation بالکل زیرو پر آ گئی تھی۔ ہم نے تو کنکریٹ کی بجائے plantation پر زیادہ توجہ دی اور کُک، سریا اور گارڈر وغیرہ پر کم توجہ دی۔ ہماری گورنمنٹ آئی ہمارے وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کا یہ وژن تھا اور اسی وژن کے تحت ہم plantation کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! انہوں نے جو پچھلے پانچ سال کی بات کی ہے میں اس کے حوالے سے جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، بس یہ ہو گیا ہے۔ اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1368 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر وائلڈ لائف کی اسامی پر تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

***1368: جناب نصیر احمد:** کیا وزیر جنگلات جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر وائلڈ لائف لاہور کی اسامی پر کوئی آفیسر تعینات ہے؟

(ب) آفیسر مذکور کتنے عرصہ سے اس اسامی پر تعینات ہے؟

(ج) قانون کے مطابق اس اسامی پر تعیناتی کی مدت کتنی ہے؟

(د) پچھلے دس سالوں میں ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹرز کی پوسٹ پر کون کون سے آفیسر کتنے کتنے عرصہ سے تعینات رہے ہیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں!

(ب) آفیسر مذکور (محمد نعیم بھٹی) مورخہ 2015-03-06 سے اس اسامی پر تعینات ہیں۔

(ج) فیلڈ کی اسامیوں پر عام طور پر عرصہ تعیناتی تین سال ہوتی ہے تاہم ہیڈ کوارٹرز یا اس نوعیت کی دوسری اسامیوں پر تعینات افسران کے تجربے کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔

(د) پچھلے دس سالوں میں تعینات رہنے والے آفیسرز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1. آغا اعزاز ابراہیم از مورخہ 2008-05-31 تا 2009-06-04
2. شفقت علی از مورخہ 2009-09-18 تا 2010-03-17
3. محمد نعیم بھٹی از مورخہ 2010-03-17 تا 2013-05-20
4. سید ظفر الحسن از مورخہ 2013-05-23 تا 2013-08-27
5. شفقت علی از مورخہ 2013-08-27 تا 2015-03-06
6. محمد نعیم بھٹی از مورخہ 2015-03-06 تا حال

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ اس محکمے میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے پر جو آفیسرز تعینات ہیں ان کی لسٹ دی جائے۔

جناب سپیکر! جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ فیلڈ کی اسامیوں پر عام طور پر عرصہ تین سال کے لئے آفیسر کو لگایا جاتا ہے۔ مجھے جو لسٹ دی گئی ہے اس کے مطابق ایک آفیسر سات سال سے اس سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ آفیسر جو وہاں پر تشریف رکھتے ہیں تو کیا کوئی خاص وجہ ہے کہ تین سال mention کرنے کے باوجود اس کو پچھلے سات سالوں سے وہاں پر ہی بٹھایا ہوا ہے جبکہ یہاں پر دو آفیسرز ایسے ہیں جن کی کوالیفکیشن ان سے زیادہ ہے۔ اگر کوئی خاص وجوہات ہیں تو ذرا ان کو بیان کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ جز (ب) میں نعیم بھٹی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں جن کو 2015 میں میرے محترم بھائی کی حکومت نے ہی لگایا تھا۔ تین سال کے بعد usually تبدیلی ہوتی ہے لیکن اگر ڈیپارٹمنٹ یہ سمجھتا ہے کہ یہ آفیسر صحیح کام کر رہا ہے کیونکہ یہ ہمارا بڑا critical department ہے جس طرح میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ جنگلی حیات تو ختم ہو رہی ہیں ان حالات میں اگر کوئی آفیسر ٹھیک کام کر رہا ہو تو اگر وہ ایک سال اوپر بھی چلا جائے تو میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! وہ 2015 میں انہی کے دور میں لگا تھا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1507 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی میں محکمہ جنگلات کے رقبہ، دفاتر اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*1507: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میانوالی میں محکمہ جگلات کا رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگلات ہے اور کتنے رقبہ پر خودرو جڑی بوٹیاں ہیں؟

(ج) سال 19-2018 میں اس ضلع کے کتنے رقبہ پر جنگل لگانے کا ارادہ ہے اور کون کون سی جگہ پر جنگل لگایا جائے گا؟

(د) اس ضلع میں محکمہ جنگلات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) تحصیل پپلاں میں محکمہ جنگلات کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اوران دفاتر کی حالت کیسی ہے وہاں پر کتنے درخت ہیں کتنا رقبہ پپلاں شہر میں خالی اورویران پڑا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری(جناب محمد سبطین خان):

(الف) میانوالی فارسٹ ڈویژن میں محکمہ جنگلات کل رقبہ 39720.71ایکڑ ہے۔ جو کہ درج ذیل علاقہ جات میں واقعہ ہے۔

1. کندیاں پلانٹیشن تحصیل پپلاں وضلع میانوالی
2. ہرنولی پلانٹیشن تحصیل پپلاں وضلع میانوالی
3. چک سرکار تحصیل عیسی خیل ضلع میانوالی
4. شلٹر بیلٹ تحصیل پپلاں ضلع میانوالی
5. چک پلانٹیشن تحصیل پپلاں ضلع میانوالی
6. پہاڑی رقبہ جات موضع پائی خیل، پہائی، جابامسان ڈیرہ امید علی شاہ، تحصیل وضلع میانوالی اور موضع مٹھاخٹک، کلونوالہ، کالاباغ تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی۔

(ب) 8071.83ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہے اور 31648.88ایکڑ رقبہ پر خود رو جڑی بوٹیاں ہیں۔

(ج) مالی سال19-2018 کے دوران کندیاں اور ہرنولی پلانٹیشن میں413.25ایکڑ اس کے علاوہ 111ایوینیو میل مہاجر برانچ کے کنارے لگائے جائیں گے۔

(د) محکمہ جنگلات میانوالی فارسٹ ڈویژن میں چھ دفاتر ہیں۔ جو کہ میانوالی، کوٹ چاندنہ کندیاں شمالی، کندیاں جنوبی، لیاقت آباد میں واقع ہیں۔

(ہ) فہرست ملازمین ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تحصیل پپلاں میں محکمہ ہذا کے تین دفاتر موجود ہیں جو کہ کندیاں پلانٹیشن اور لیاقت آباد میں قائم کئے گئے ہیں۔ تینوں دفاتر کی حالت تسلی بخش ہے۔ اور ان میں کوئی درخت موجود نہ ہے۔ پپلاں شہر میں محکمہ جنگلات کا کوئی قابل کاشت رقبہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!اس سوال میں ریاست مدینہ اور میں سمجھتا ہوں کہ میانوالی شہر جس کا انہوں نے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں تقریر والی بات نہ کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!میں تقریر والی بات نہیں کر رہا ہوں کیونکہ منسٹر صاحب ذرا لمبا جواب دینا چاہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی لمبا جواب نہیں ہوتا آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!اس سوال کے جز(الف)میں پوچھا گیا تھا کہ میانوالی میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا اور کہاں کہاں ہے؟ محکمہ نے جو تفصیل دی ہے اس کے مطابق میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کندیاں، چک سرکار اور پہاڑی رقبہ جات موضع پائی خیل میں کتنے رقبہ پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر!انہوں نے پوچھا ہے کہ جنگلات کا رقبہ کتنا اور کہاں کہاں ہے؟اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 39ہزار720 ایکڑ ہے اور جس میں کندیاں پلانٹیشن عیسیٰ خیل پپلاں، تحصیل پپلاں و ضلع میانوالی پلانٹیشن اور پہاڑی علاقہ جات ہیں۔ ظلم یہ ہے کہ اگر ہم جواب چھوٹا دیں تو یہ کہتے ہیں کہ وزیر صاحب تیاری کر کے نہیں آتے اور اگر تفصیل بتائیں تو پھر بھی یہ خوش نہیں ہوتے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال صرف یہ تھا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم over ہو گیا ہے آپ صرف ایک سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ میرا آخری ضمنی سوال ہے اس کے بعد جناب کے حکم کے مطابق میں بیٹھ جاؤں گا۔ میانوالی شہر کے اندر۔۔۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر!شہر میں جنگل نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: چلیں، ان کا سوال سن لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وہ جگہ میانوالی شہر میں ہی آتی ہے۔ میانوالی کے دو این اے کے حلقے ہیں اور یہ جگہ دونوں حلقوں کے اندر آتی ہے، وہاں پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ آپ شہروں کے اندر تو غریبوں کی تجاوزات کو مسمار کر رہے ہیں اور وہاں قبضہ مافیا کے خلاف کیوں ایکشن نہیں لیا جا رہا ہے۔ یہ کب تک ان کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس کا جواب یہ ہے کہ میانوالی میں 8071 ایکڑ پر جنگل ہے اس کے علاقہ 31 ہزار ایکڑ پر چھوٹی جھاڑیاں ہیں۔ جہاں تک ناجائز قبضے کا تعلق ہے تو ضلع میانوالی میں جنگلات کی زمین پر قطعاً کوئی قبضہ نہیں ہے۔ جب قبضہ ہی نہیں ہے تو ہم چھڑائیں گے کیا؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے اور سوالات بھی ختم ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سینئر فنکاروں کی فلاح و بہبود سے متعلقہ تفصیلات

***988: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت سینئر فنکاروں کو ماہانہ بیس ہزار روپے کے امدادی چیک دیتی ہے حکومت نے اس کے لئے 8 کروڑ کے فنڈز مقرر کئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے فنکاروں کو ملنے والی امدادی رقم دینے کا سلسلہ بند کر دیا، اس منصوبے کو کیوں بند کیا گیا اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید صمصام علی شاہ بخاری):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ اطلاعات و ثقافت براہ راست کچھ شاعروں، ادیبوں اور فنکاروں یا ان کے خاندانوں کو امدادی چیک دیتا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ امسال حکومت نے آرٹسٹس سپورٹ فنڈ کے لئے 8 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ موجودہ حکومت نے فنکاروں کو ملنے والی امدادی رقم دینے کا سلسلہ بند کر دیا ہے۔ آرٹسٹ سپورٹ فنڈ کے لئے مختص 8 کروڑ روپے تادمِ تحریر کو تین مدات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ وائس آف پنجاب 13 ملین۔

2۔ آرٹسٹ ہیلتھ انشورنس کارڈ 60 ملین۔

3۔ فنکاروں کی نقد مالی مدد 70 ملین۔

ادب و ثقافت کے اداروں کے سربراہوں کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1515: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کتنے ادب و ثقافت کے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان اداروں کے سربراہان کا چناؤ DMG اور PCS گروپ سے کیا جاتا ہے نیز ان اداروں کے سربراہان کا ادب و ثقافت سے وابستہ لوگوں کا تقرر کیوں نہیں کیا جاتا؟

(ج) صوبہ کے ثقافتی اداروں کے سربراہان کا عرصہ تعیناتی اور تجربہ سے مطلع کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ثقافتی اداروں میں مختلف افسران کے پاس دو محکموں کے چارج ہیں اگر ہاں میں جواب ہے تو ان افسران کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید صمصام علی شاہ بخاری):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ اطلاعات و ثقافت کے ماتحت تین ثقافتی ادارے کام کر رہے ہیں۔
جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ لاہور آرٹس کونسل لاہور (الحمراء)

2۔ پنجاب کونسل آف دی آرٹس (پکار)

3۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر (پلاک)

(ب) اوپر بیان کردہ ثقافتی اداروں کی تقرری محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن حکومت پنجاب کرتا ہے۔ اُن کی تقرری کا طریقہ درج ذیل ہے۔

ایگزیکٹو ڈائریکٹر لاہور آرٹس کونسل لاہور (الحمراء)

ایگزیکٹو ڈائریکٹر لاہور آرٹس کونسل لاہور کی تقرری، لاہور آرٹس کونسل کے سروسز رولز جدول (اوّل) کے مطابق ٹرانسفر، ڈیپوٹیشن یا کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

ایگزیکٹو ڈائریکٹر پنجاب کونسل آف دی آرٹس (پکار)

(i) پنجاب آرٹس کونسل میں ایگزیکٹو کو تعینات کرنے کے لئے قابلیت و تجربہ پنجاب آرٹس کونسل کے ریگولیشنز میں درج ہے۔ جو کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے ایم اے / ایم ایس سی، سوشل سائنس، فائن آرٹس زبان و ادب یا اس کے مساوی کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہو۔ پنجاب آرٹس کونسل کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کے لئے عمومی انتظامیہ / اکاؤنٹس / منصوبہ بندی کا کم از کم 17 سالہ تجربہ ضروری ہے۔

(ii) تقرری ایگزیکٹو ڈائریکٹر بذریعہ تبادلہ

سرکاری آفیسر جو کہ گریڈ 19 کا حامل ہو، مخصوص مدت کے لئے یا ٹرانسفر کے ذریعے تعینات کیا جا سکتا ہے۔

(iii) تقرری ڈائریکٹر ڈویژنل آرٹس کونسلز

پنجاب آرٹس کونسل کے ڈپٹی ڈائریکٹر کو ترقی کے بعد ڈائریکٹر کے عہدہ پر تقرر کیا جاتا ہے۔

ڈائریکٹر جنرل پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر (پلاک)
پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر ایکٹ2004 کے سیکشن9 کے تحت ادارے کا سربراہ ڈائریکٹر جنرل ہوتا ہے۔ جس کی تعیناتی حکومت پنجاب کے طرف سے ٹرانسفر کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

(ج) اوپر بیان کردہ تجربہ کے ساتھ ثقافتی اداروں کے سربراہان کی تقرری و عرصہ تعیناتی محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن حکومت پنجاب کا اختیار ہے۔

(د) اوپر بیان کردہ ثقافتی اداروں کے سربراہان کے پاس کسی دوسرے محکمے کا اضافی چارج نہ ہے۔

الحمراء کلچرل کمپلیکس اور الحمرا آرٹس کونسل میں بک کئے گئے ڈراموں کی تنسیخ سے متعلقہ تفصیلات

*1525: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کلچر کمپلیکس اور الحمراء آرٹس کونسل لاہور میں سٹیج ڈراموں کی بکنگ کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال2018 تا2020 تک جن ڈراموں کی بکنگ کروائی گئی تھی ان کی بکنگ کو کینسل کر دیا گیا ہے ان کی وجوہات کیا ہیں نیز ان کی بکنگ آن لائن کروانے کا کوئی پروگرام ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈرامہ بکنگ کینسل ہونے کی وجہ سے پروڈیوسر حضرات بے روزگاری اور شدید اضطراب میں مبتلا ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پہلے سے بک ڈرامے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (سید صمصام علی شاہ بخاری):

(الف) لاہور آرٹس کونسل الحمراء اور کلچرل کمپلیکس میں سٹیج ڈرامے باقاعدگی سے منعقد نہیں ہوتے۔ درخواست گذار خصوصاً سینئر آرٹسٹ جب بکنگ کے لئے درخواست دیتے ہیں تو ان سے سکرپٹ طلب کیا جاتا ہے جس کی سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی منظوری دیتی ہے۔ منظوری کے بعد کھیل پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ الحمراء کے ہالز میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کی نگرانی کا ایک واضح طریق کار موجود ہے اور پروڈیوسرز کو الحمراء کے قواعد کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جبکہ پرائیویٹ تھیٹرز میں پروڈیوسرز بہت زیادہ آزادی کے ساتھ اپنی من مانی کرتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ 2018 تا2010 تک جن ڈراموں کی بکنگ کروائی گئی تھی ان کو کینسل کر دیا گیا ہے تاہم بکنگ کو آن لائن کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

(ج) بکنگ کینسل نہیں ہوئی اور پروڈیوسر حضرات میں بے روزگاری کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔

(د) سٹیج ڈرامے نظر ثانی شدہ شیڈول کے مطابق جاری ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر334 جناب منیب الحق کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چلیں آگے چلتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر344 محترمہ عظمیٰ کاردارہ کی ہے۔ محترمہ! اسے پیش کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پلیز! مجھے تحریک التوائے کار کی کاپی فراہم کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ کو تحریک التوائے کار نمبر344 کی کاپی دے دیں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پتوکی میں سہولیات کی عدم دستیابی

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "دنیا" نیوز چینل مورخہ 17۔اپریل 2019 کے مطابق تحصیل ہیڈ کوارٹر پتوکی ہسپتال میں ایمرجنسی میں رات کی ڈیوٹی پر صرف ایک ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے زیادہ مریضوں کو first aid دے کر لاہور ریفر کر دیا جاتا ہے۔ اکثر اوقات راستے میں مریض کی وفات ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر مشینیں خراب پڑی ہیں اور جو کام کر رہی ہیں ان کو چلانے کے لئے عملہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر اور سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو شدید پریشانی کی سامنا ہے۔ اوپی ڈی میں بھی ڈاکٹر کی تعداد بہت کم ہے اور چیک اپ کے لئے مریضوں کو گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار میں کہا گیا ہے کہ پتوکی ہسپتال کی ایمرجنسی میں صرف ایک ڈاکٹر موجود ہوتا ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ 2019-04-17 کے بائیو میٹرک حاضری ثابت کرتی ہے کہ ایمرجنسی میں دو ڈاکٹرز، اس کے علاوہ ایک ڈاکٹر indoor ڈیپارٹمنٹ میں اور ایک ڈاکٹر گائنی ڈیپارٹمنٹ میں مسلسل موجود رہتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ کہا گیا ہے کہ یہاں مریضوں کو first aid دے کر لاہور بھیج دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ مورخہ 2019-04-17 کو 193 مریضوں میں سے صرف چار مریضوں کو لاہور بھیجا گیا۔ اس کی تفصیل لف ہے۔ باقی ساروں کا وہیں علاج کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! تیسرا یہ کہا گیا ہے کہ ہسپتال کا سارا سامان خراب اور ناقص ہے حالانکہ ہسپتال کا سامان صحیح کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! چوتھا یہ کہا گیا ہے کہ او پی ڈی ڈیپارٹمنٹ میں ڈاکٹر کی تعداد کم ہے حالانکہ پانچ consultants اور دس ڈاکٹر اوپی ڈی ڈیپارٹمنٹ میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر The Punjab Local Government Bill 2019 ہے۔

مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Community Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Community Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف ایوان میں تشریف لائے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
اپنی سیٹوں سے کھڑے ہو کر "شیر، شیر" کی نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: پلیز! ایک منٹ خاموش ہو جائیں۔ دیکھیں! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، پہلے ادھر سے ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ادھر سے نہیں ہوا، آپ سے پہلے شروع ہوا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں، پہلے ادھر سے ہوا ہے۔

جناب سپیکر: بہر حال، میں دونوں کو کہہ رہا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ان کو بھی کہیں ناں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ تشریف رکھیں۔ میں دونوں کو کہہ رہا ہوں، یہ ہاؤس ہے، آپ باہر جلسوں میں کریں جو کچھ کرنا ہے۔ جی، جناب محمد وارث شاد! آپ اپنی ترمیم move کریں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st May 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st May 2019."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

(شور و غل)

جناب سپیکر: جی، Order in the House. جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ رول 105 سیکشن (2) کی طرف دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ:

> "If a notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment and such objection shall prevail unless the Speaker allows the amendment to be moved."

جناب سپیکر! میں اعتراض کرتا ہوں کہ ان کی جو ترامیم ہیں۔ They are not in order.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! رولز میں legislation کے لئے جو procedure ہیں، اس کا ایک پورا chapter ہے، آپ isolation میں کسی ایک کو پڑھ نہیں سکتے، continuity of proceedings ہیں اور اگر آپ Consideration of Bill کے chapter کو لیں گے تو جس طرح جناب محمد بشارت راجا نے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں نے سامنے رکھا ہوا ہے۔ آپ اس پر مختصر بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں مختصراً بات کروں گا۔ آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: بات یہ ہے کہ جب اس دن آپ کو پتا تھا کہ یہ بل آرہا ہے تو آپ کی طرف سے کسی کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ٹائم پر ترامیم جمع کروا دیتے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا ہی ہوا ہے، یہ ریکارڈ ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ریکارڈ پر کہتا ہوں، میں آپ کے سامنے کبھی غلط بیانی نہیں کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا ریکارڈ ہے؟ آپ پہلے تو اس کی admissibility پر آئیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اسی پر بات کروں گا، یہ آپ کے پاس کیونکہ مسئلہ آنا تھا اور ہاؤس میں ہی آنا تھا۔ جس دن رپورٹ lay کی گئی، Laying of Report کے ساتھ procedures میں provided ہے کہ copies supply کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں نے 6:00 بجے آپ کے آفس کو address کیا لیکن normally ہم سیکرٹری کے آفس کو address کرتے ہیں۔ میں نے آپ کے آفس کو request کی کیونکہ کاپی lay نہیں کی گئی اور 6:00 بجے کے بعد a single copy provide کی گئی and that time all members had gone. ہمارا یہ خیال تھا، سوموار کے لئے ایجنڈا جاری کیا گیا، آج کیونکہ منگل ہے Two clear days کی قدغن یا آج Private Members' Day ہے، اس میں بجٹ ہوئے ہیں لیکن گورنمنٹ کو کیوں ناں legislation کی ضرورت ہو وہ نہیں ہوتی، normally نہیں ہوتی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے رولز کے اندر ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ رولز suspend کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رولز suspend کیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست یہ تھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ صرف اپنی بات پر رہیں۔ مجھے اپنے اختیارات کا پتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا مقصد صرف اتنا ہے کہ جو آپ کا اختیار ہے وہ admitted position ہے۔ اس پر جھگڑا نہیں ہے۔ آپ کا حکم ہونا ہے تو ہم نے کرنا ہے اور اگر آپ کا حکم نہیں ہونا تو ہم نے نہیں کرنا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو allow کیا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اس کو nutshell میں یہاں تک کہہ دیتا ہوں کہ جس طرح آپ فرما رہے ہیں میں اس کو ایسے کہہ دیتا ہوں، گزارش صرف یہ ہے کہ اگر یہ رپورٹ جو سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ تھی جب verbally announce کی گئی، اگر اس کو ہاؤس میں lay کر دیا جاتا تو یہ بات درست تھی پھر اگر ہم اس کو اتوار تک نہ لاتے تو lapse of two clear days ہو جاتا اور two clear day نہ بچتے۔ جب جمعۃ المبارک کا سارا دن consume ہو گیا، رپورٹ 6:00 بجے کے بعد دی گئی تو یہ procedures پر fraud play کرنے کی گنجائش بن جائے گی۔

جناب سپیکر! یہ بھی آپ نے فیصلہ کرنا ہے، ہمارا اعتراض اس پر نہیں ہے ہم تو اس بل کی صحت سے مکمل طور پر انکار کرتے ہیں۔ ہم تو اس بل کو تسلیم نہیں کرتے، ہم تو security of tenure پر اس کو challenge کرنا چاہتے ہیں، ہم نے جس میں ترامیم بھی propose کی ہیں تو ہم نے صرف یہ کہہ کر propose کی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ نہیں کرتے تو وہ ایک علیحدہ چیز ہے لیکن میرے پاس یہ کاپی ہے جو اپوزیشن کے آفس سے receive ہوئی ہے، یہ آپ کے آفس سے آئی ہے اور ٹائم پر آئی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے یہ اجازت دیں کہ جو یہ کاپی آپ کے سٹاف نے دی ہے تو میں نے بھی جو لیٹر ان سے receive کرایا ہے اس پر noting لی ہے، 6:00 بجے کا time note کروایا ہے۔ چار معزز ممبران کے اس کے اُوپر دستخط موجود ہیں۔ 6:00 بجے تک ہمیں کاپی نہیں دی گئی اور 6:00 بجے کے بعد single copy قائد حزب اختلاف کے چیمبر میں بھیجی گئی۔ اس کے اُوپر noting درج کروائی گئی کہ کتنے بجے لے کر آرہے ہیں۔

Mr Speaker! If you laid the report in the House verbally, the copies were to be supplied to the honorable members in the House.

جناب سپیکر! یعنی procedure یہ demand کرتا ہے جبکہ ہمیں اس بل کی کاپیاں نہیں دی گئی اور ہم نے یہ شکوہ آپ تک پہنچایا۔ یہ بات بھی on record ہے کہ میں نے آپ کے گھر کے نمبر پر رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن آپ ایک میٹنگ میں مصروف تھے۔

Mr Speaker! I left a message. Then I tried to contact the Secretary Assembly.

جناب سپیکر! ان کے بارے میں پتا چلا کہ وہ اسمبلی سے باہر ہیں۔ اس کے بعد پھر ہم نے یہ لکھ کر بھیجا کہ ہم days clear کی قدغن میں پھنس جائیں گے لہٰذا آپ مہربانی کرکے اس بارے میں ہمیں بتا دیں کیونکہ We had an apprehension کہ شاید آپ پیر کو legislation کریں گے۔ ہفتے کی رات کو ایجنڈا جاری کر دیا گیا یعنی ہفتے کی رات کو سوموار کا ایجنڈا آ گیا اور اس میں لوکل باڈیز کا بل نہیں تھا۔ اب presumably یہ understood تھا کہ منگل کو Private Members Day ہونے کی وجہ سے حکومت legislation take up نہیں کرے گی۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ منگل کے دن legislation کرنے کے لئے رولز کے اندر دیئے گئے اختیار کے تحت ہاؤس نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ یہ منظوری ہو چکی ہے لہٰذا آپ اس بات کو repeat نہ کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وہ آپ کا حق ہے اور آپ نے اس کی منظوری دے دی۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ اس سے آگے چلیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اب میں اس سے آگے چلتا ہوں۔

جناب خیال احمد: ملک محمد احمد خان! آپ اتنی لمبی تقریر نہ کریں اور to the point بات کریں۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! This is very absurd. Tell him to behave.

جناب سپیکر! اگر اسی طرح مداخلت ہوتی رہی تو پھر یہ یہاں ہاؤس میں بات نہیں کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات مکمل کریں۔ مہربانی کر کے کوئی مداخلت نہ کرے اور ملک محمد احمد خان کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ No cross talk please.

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! We demand respect.

یہ کیسے ہم سے بات کرتے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ سب خاموش رہیں۔ آپ بات نہ کریں کیونکہ میں جواب دے رہا ہوں۔ Order in the House.

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! We give respect and we demand respect.

ان کا روّیہ انتہائی نامناسب ہے۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! میں نے ان کو روک دیا ہے۔ آپ اپنی بات مکمل کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ آپ کے سامنے یہ ایک چھوٹا سا مقدمہ ہے اور اس کا فیصلہ آپ کے حکم سے ہونا ہے۔ آپ ہمیں ترامیم move کرنے کی اجازت دیں گے تو وہ move ہوں گی اور اگر آپ اجازت نہیں دیں گے تو وہ move ہی نہیں ہوں گی۔ ہمارے کیس کی دلیل یہ ہے کہ اس chapter کو لازمی طور پر in total پڑھنا پڑے گا کیونکہ اس میں کچھ procedures provided ہیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! دیکھیں، دو چیزیں ہیں اور ان کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ خود فیصلہ کر لیں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ رولز کے مطابق آپ کو جو کچھ کرنا چاہئے تھا وہ آپ نے نہیں کیا اگر purely اس حوالے سے دیکھا جائے تو قانونی طور پر آپ کی ساری ترامیم lapse ہو چکی ہیں۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ سپیکر کو حاصل اختیارات کے تحت میں آپ کو allow کر دوں اور آپ اپنی ترامیم پر بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری یہی درخواست ہے۔ میں admit کرتا ہوں کہ ہماری ترامیم تاخیر سے آئی ہیں اور میں نے اس کی وجہ بھی آپ کو explain کر دی ہے۔ میں نے یہ بات کسی کے ذمے نہیں ڈالی۔ ہم نے اپنی natural understanding کے مطابق act کیا اور میں تسلیم کر رہا ہوں کہ ہم اتوار کو تاخیر سے پہنچے تھے۔

جناب سپیکر! میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ بطور سپیکر مہربانی کریں اور ہمارا نقطہ نظر آنے دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ان کے admission کے بعد کسی چیز کی گنجائش نہیں رہتی۔ انہوں نے خود اس بات کو admit کیا ہے کہ ان کی تمام ترامیم time barred ہیں۔

جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس دن سے یہ بل ہم نے move کیا ہے اسی دن سے مختلف حوالوں سے شور مچایا جا رہا ہے کہ اس بل کو bulldoze کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اسمبلی کا سارا ریکارڈ آپ کے پاس موجود ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کا ریکارڈ آپ کے پاس موجود ہے۔ کسی ایک لمحے پر بھی ہم نے رولز سے تجاوز نہیں کیا۔

جناب سپیکر! ہم نے قواعد و ضوابط کے مطابق اس کے تمام procedure کو adopt کیا ہے۔ جس طرح ملک محمد احمد خان کہہ رہے تھے کہ Rule-105 کو isolation میں نہ پڑھا جائے۔

جناب سپیکر! میں بھی یہی request کروں گا کہ اگر اس rule کو پورا پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ساری چیزیں in order ہیں۔ اس میں قطعی طور پر کوئی چیز رولز سے ہٹ کر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! پورا معزز ایوان اس بات کا گواہ ہے کہ یہاں پر کہا گیا کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں ہمیں سُنا ہی نہیں گیا۔ آج تو ایک نیا رونا رویا جا رہا ہے لیکن آج سے تین دن پہلے یہ کہا گیا کہ ہمیں سُنا ہی نہیں گیا، اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی میں bulldoze کر دیا گیا اور سٹینڈنگ کمیٹی میں اس بل پر ووٹنگ نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے یہ بل اس معزز ایوان میں lay کیا گیا اور اس کے بعد وہ سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا گیا۔ سٹینڈنگ کمیٹی نے تین دن یعنی مسلسل 14 گھنٹے اس پر deliberations کیں۔ ایوان میں جو بل lay کیا گیا اور پھر جو بل سٹینڈنگ کمیٹی سے clear ہو کر آیا ہے اگر آپ ان دونوں کو ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو ساری حقیقت کا علم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ہاں یہ دونوں bills میرے پاس موجود ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کیا یہ درست نہیں کہ بلدیاتی اداروں کی مدت کو پانچ سال سے کم کر کے چار سال کیا گیا اور ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ اپوزیشن کو اعتماد میں لے کر اور deliberations کے ساتھ ایسا کیا گیا ہے۔ اسی طرح میئر اور چیئرپرسن کے لئے تعلیمی قابلیت کی شرط کو ختم کیا گیا ہے۔ اس شرط کو کیوں ختم کیا گیا؟ Just to build consensus کہ ہمارے درمیان ایک اتفاق رائے ہونا چاہئے۔ ورنہ ہم اپنے بل میں ترمیم کیوں کرتے؟ ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ ہم اتفاق رائے پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ جو بل lay کیا گیا تھا اس میں لکھا ہوا ہے کہ میئر اور چیئرپرسن کی تعلیمی قابلیت بی اے ہونی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ہاں! اور اب جو بل مجلس قائمہ کی طرف سے پاس ہو کر آیا ہے اس میں یہ تعلیمی قابلیت ہم نے ختم کر دی ہے۔ یہ ترمیم ہم نے after due deliberation with opposition اور ایک consensus develop کرنے کے لئے کی ہے۔ اس کے بعد ہم نے پروفیشنل، ٹیکنیکل اور کونسل ممبران کی تعداد کو برابر کیا ہے۔ پہلے ان میں فرق تھا لیکن اپوزیشن

کی طرف سے تجویز آئی کہ ان کے ممبران کی تعداد کو برابر کرنا چاہئے تو ہم نے ان کی تجویز کو تسلیم کیا۔ صرف اور صرفconsensusپیدا کرنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ اس کے بعد میٹروپولیٹن کارپوریشن اور تحصیل کونسل و دیگر مقامی حکومتوں کے کل ممبران کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ بھی ہم نے حزب اختلاف کی تجویز پر کیا ہے۔ کون سا ایسا مرحلہ ہے کہ جہاں پر ہم نے اپوزیشن کو اعتماد میں نہیں لیا؟

جناب سپیکر: لوکل گورنمنٹ کمیشن اور فنانس کمیشن میں ایم پی ایز کی تعداد دو سے چار کی گئی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بالکل پہلے لوکل گورنمنٹ کمیشن اور فنانس کمیشن میں ایم پی ایز کی تعداد ایک ایک تھی اور حزب اختلاف کی تجویز پر ہم نے ایم پی ایز کی تعداد کو دو دو کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت ایوان میں قائد حزب اختلاف موجود ہیں۔ میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لمحہ فکریہ ان کے لئے ہے۔ اس وقت حزب اختلاف کے ممبران کی تعداد 173 ہے۔ کیا ان کا فرض نہیں بنتا تھا کہ قواعد و ضوابط کے مطابق یہ اپنی ترامیم بروقت لے کر آتے؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی قیادت کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے کہ اتنی بڑی اپوزیشن ہونے کے باوجود یہ بروقت اپنی ترامیم نہیں لا سکے۔ باہر میڈیا پر جا کر کہتے ہیں کہ ہم بہت بڑی اپوزیشن ہیں جبکہ یہ بروقت اپنی ترامیم نہیں دے سکے اور پھر یہاں ایوان میں آ کر اعتراض کرتے ہیں کہin isolationنہ دیکھیں۔

جناب سپیکر! اس میںleft or rightدیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اپوزیشن کی ترامیم پر اعتراض کیا ہے اور یہ اعتراض اس لئے کیا گیا ہے کہ ہم اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا چاہتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ کسی ایک شخص، کسی ایک دھڑے، کسی ایک جماعت یا کسی ایک گروہ کی خاطر ہمdictationلینا شروع کر دیں۔ ہمdictationنہیں لیں گے۔

جناب سپیکر! جس طرح ابھی آپ فرما رہے تھے کہ This is no way یہ بھی کوئی طریق کار نہیں ہے کہ آپ اسمبلی کے قواعد وضوابط پر عملدرآمد نہ کریں اور یہاں آ کر لمبی تقریریں کر کے کہیں کہ اب ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! صرف یہ بات نہیں ہے بلکہ سپیکر کے بارے میں کہا گیا کہ یہ تھانیدار ہے۔ وہ معزز ممبر ایوان میں اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں کہ جنہوں نے سپیکر کے بارے میں کہا کہ یہ تھانیدار ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ کو ان کا روّیہ دیکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ سپیکر تھانیدار ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ میری طرف سے کیا تھانیداری ہوئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ ان کے پوائنٹ کو rule out کر دیتے۔

جناب سپیکر: کیا یہ کوئی بات کرنے والی ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایسا کس نے کہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ چھوڑیں، پہلے میری بات سُن لیں۔ میں نے آپ کو بات کرنے کی ابھی اجازت نہیں دی۔ جب دل کرے اُٹھ کر سپیکر کے بارے میں بات کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ آپ یہ ہیں، آپ وہ ہیں حالانکہ میں نے آپ لوگوں کو ہمیشہ accommodate کیا ہے۔ جس کا جو دل کرتا ہے وہ بولنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ کس نے کہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کے یہ جناب سمیع اللہ خان بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے کل کیا کیا ہے؟ یہ اِدھر کہتے رہے ہیں آپ کی تھانیداری، آپ کی پاکستان مسلم لیگ (ق) اور فلاں فلاں، یہ کوئی طریقہ ہے؟ ہم آپ کا احترام کرتے ہیں، آپ کی عزت کرتے ہیں لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ جناب

محمد بشارت راجا! اس بل میں الیکشن سے پہلے الیکشن ٹربیونل کی تشکیل کا ایک مسئلہ تھا اور پھر 120 دن میں الیکشن ٹربیونل کے فیصلے کا پابند بنایا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ممبران کی تعداد کو بڑھایا ہے۔ ان کا اعترض یہ تھا کہ during the process of the election اگر کوئی election matters create ہوتے ہیں تو اُس کے لئے ہمیں الیکشن کے انعقاد سے پہلے الیکشن ٹربیونل قائم کرنا چاہئے ہم نے الیکشن ٹربیونل پہلے قائم کیا۔ اس کے بعد ان کا اعتراض یہ تھا کہ الیکشن ٹربیونل کو پابند کیا جائے کہ وہ 120 دن کے اندر فیصلہ کرے ہم نے اس بل کے اندر اُس کو بھی شامل کیا۔ اس سے زیادہ ہم حزب اختلاف کو کیا accommodate کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ نے بل میں Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils میں بھی کچھ کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وہ اس سے علیحدہ ہے۔ ہم نے بلدیاتی اداروں کی مدت کو تین سال سے بڑھا کر چار سال کر دیا ہے۔ مقامی حکومتوں کے سربراہوں کے لئے ہیڈ کی بجائے چیئرپرسن کی اصطلاح کو شامل کیا گیا ہے اور اس میں بھی تعلیمی قابلیت کو ختم کیا گیا ہے۔ ہم نے یہ صرف اس لئے کیا ہے کہ ہم حزب اختلاف کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے تھے اور آج تک ہمارے Treasury Benches کا یہ طریق کار رہا ہے کہ ہم نے ہر لمحے اور ہر قدم پر حزب اختلاف کو ہمیشہ accommodate کیا لیکن اگر حزب اختلاف کا روّیہ یہ رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بھی سوچنا پڑے گا۔

MR SAMI ULLAH KHAN: Mr Speaker! Point of personal explanation.

جناب سپیکر: Sit down، میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔ جب تک سپیکر آپ کو اجازت نہ دے آپ نہیں بول سکتے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر![*****] (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سُن لو، یہ سُن لو۔ جناب محمد وارث شاد! صرف آپ بات کر لیں۔ میں ان کے الفاظ expunge کرتا ہوں اگر آپ مزید بولیں گے تو میں آپ کی ممبر شپ suspend کروں گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بولوں گا۔

جناب سپیکر: میں آپ کو نہیں بولنے دے رہا۔ آپ نے کل جو باتیں کی ہیں میں نے اُن کا جواب نہیں دیا اور آج پھر آپ نے وہی بات کی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد! آپ بات کر لیں اور کوئی بات نہیں کرے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ سارا بل Part-3 Consideration of Bill سے شروع ہوتا ہے کہ آپ بلز کو کیسے consider کرتے ہیں۔ اس کا سیکشن 95 ہے Time of Consideration of Bills کہ آپ کا یہ سارا کب اور کیسے ہونا ہے اس کا سارا procedure lay down ہے۔ اس میں سیکشن 95 کی سب کلاز (a)1 ہے میں یہ پڑھ دیتا ہوں اور اس پر فیصلہ آپ نے کرنا ہے اس لئے میں آپ سے بھی request کروں گا کہ آپ پلیز! تھوڑا سا ٹھنڈا ہو کر اس بات پر غور کر کے یہ سوچیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! ایک منٹ میری بات سُن لیں۔ میں ہمیشہ سب کی عزت کرتا ہوں لیکن ہر چیز taken for granted نہیں ہوتی۔ آپ صرف بل کی بات کریں اور کوئی بات نہ کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ سب کلاز (a)95.1 کسی بھی بل کا start ہے کہ کوئی بل کیسے start ہوتا ہے۔ آپ جج ہیں اور یہ ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اس کرسی کا احترام کریں اور انشاء اللہ ہم اس کرسی کا احترام کرتے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! میں یہ 95.1(a) پڑھتا ہوں:

1(a). Cause the occupies of the Bill as introduced together with the modification, if any, recommended by the Standing Committee, to be supplied to each member......

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! وہ تو بات آ گئی ہے۔ وہ تو آپ کے آفس کی receiving بھی آ گئی ہے۔ آپ کے سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبران کی suggestions پر جو changes آئی ہیں اور اُس کے بعد پھر آپ کے آفس میں اس کی receiving میرے پاس ہے اور یہ timely receive ہوئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد! اگر آپ نے اس Rules of Procedure کے مطابق چلنا ہے تو پھر تو آپ کی ساری ترامیم disallow ہو گئی ہیں۔ اگر ویسے بات کرنی ہے تو پھر میں صرف ملک محمد احمد خان کو allow کر رہا ہوں کہ وہ ترامیم کے اوپر بول لیں۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر اس میں کوئی confusion ہوئی تو وہ کیسے ہوئی؟ وہ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں اور میں repetition کی cost پر آپ کا وقت ضائع نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا ہے کہ laying of reports کے حوالے سے ہاؤس کا جو normal procedure رہا اُس دن ہمیں report نہیں مل سکی۔ شام 6:00 بجے کے بعد ایک خط لکھا جس کے نتیجے میں ہمیں کاپی receive ہوئی۔

جناب سپیکر! اب گزارش یہ ہے کہ ایک procedure جو میرے ساتھ adopt ہونا تھا وہ میرے ساتھ ہی adopt ہونا تھا جیسے میں نے ترمیم جمع کروانی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ ان ساری باتوں کو چھوڑیں اور ترمیم پر بول لیں ناں اب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Very kind of you گزارش یہ ہے کہ before making any comment on the Bill and amendments میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ time of Assembly and Secretariat on Fridays کو بھی consider کریں۔ اگر میں نے لیٹ وصول کر لیا تھا تو کچھ چیزیں propriety demand

کرتی ہیں اُن کا اعتراض ایسے نہیں بنتا تھا اور چہ جائیکہ وہ مجھ سے کہیں تو پھر ذرا خود اس بات پر غور کریں۔

جناب سپیکر! جو ہم کہہ رہے ہیں کہ اس بل کو elicit کریں۔ کمیٹی proceedings میں بھی ہمارا اعتراض یہی تھا ہم کہہ رہے تھے کہ اس کو propagate کریں، ہم یہ کیوں کہہ رہے تھے؟ اس کی jurisdictional sense correct نہیں ہے، This Bill is a bad legislation میں آج آپ کو متنبہ کر رہا ہوں آپ کے سامنے یہ بات رکھ رہا ہوں اور وزیر قانون سے یہ درخواست کر رہا ہوں کہ bad legislation تین یا چار موٹی بنیادوں پر طے پاتی ہے کہ bad legislation کیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم کیوں کہتے ہیں کہ اس کو elicit کریں، اس کو propagate کریں، اس پر experts کی opinion لیں۔ پتا نہیں شاید حکومت نے اس پر اپنا thoughtful mind apply نہیں کیا کہ یہ بل Article 140, particularly 140(a) of the Constitution اپنی authority drive کرتا ہے اور Constitution گورنمنٹ اور اسمبلی کو یہ prerogative دیتا ہے کہ ایک سسٹم کو establish کرے، لوکل گورنمنٹ کے سسٹم کو establish کرنے کی بات کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہاں پر کیا ہو رہا ہے کہ ایک سسٹم established ہے اُس کے ساتھ لوگوں کے politically اعتراضات ہو سکتے ہیں لیکن وہ ایک statute تھا اور statute نے ایک body create کر دی، لوگوں نے اُس کے اوپر ووٹ کر دیا، ووٹ کے نتیجے میں elected representation کا right create ہو گیا۔

جناب سپیکر! اب ہو کیا رہا ہے کہ آپ ایک نئے Act کے ساتھ ایک mandate جو مخصوص مدت کے لئے دیا گیا تھا اس کو usurp کرنا تو this will be amounting to a bad legislation اور آرٹیکل 140-A لوکل گورنمنٹ کی establishment کی بات کرتا ہے۔ وہ dissolution کی بات نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! یہ بہت بڑا فرق ہے۔ یہ ایک نظام وضع کر سکتے ہیں کہ اس elected mandate کو in-between during the tenure or pendency of tenure کے درمیان اگر ایسا کریں گے تو اس constitutional provision کی بھی violation کریں گے۔

جناب سپیکر! ہمارا یہ اعتراض تھا جس پر ہم نے یہ درخواست کی تھی کہ آپ اس کو لے جائیں اور اس پر وکلاء کی رائے لیں اور stakeholders کی رائے لیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ نے دو دن کے اندر 48 گھنٹے میں through کر لیا۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ جو ممبران interest لیتے ہیں ان کو coopt کیا جاتا ہے ان کو بلوا لیا جاتا ہے۔ ہمارے جو ممبران اپوزیشن کی طرف سے گئے تھے اور جو حکومتی ممبران اس کمیٹی میں بیٹھے تھے ہم نے ان سے کہا کہ اس نظام کے ساتھ آپ نے پورا سسٹم دینا ہے جو governance کا ماڈل ہو گا۔ اگر آپ کی عددی اکثریت ہے تو آپ کی حکومت ہے ہم تو بحیثیت اپوزیشن اس کے اندر اپنا point of view دے سکتے ہیں آپ اس کو دو دن میں کمیٹی سے پاس کروا کر نہ لے کر جائیں۔ اگر اس پر چند دن اور لگ جائیں اور thoughtful application of mind ہو جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! definitions کے بعد dissolution کا chapter شروع ہوتا ہے it start with capping اور یہاں dissolution کے بارے میں تو لکھا گیا۔ Dissolution کے chapter کو آرٹیکل A-140 خود expressly prohibit کر رہا ہے جب ایک constitutional provision کی express demand ہے کہ آپ establish کر سکتے ہیں dissolve نہیں کر سکتے تو وہ بل جو رائے عامہ کے لئے نہ جائے تو پھر اس بل نے لوگوں کی slick life پر matter کرنا ہے، اس بل نے لوگوں کے ٹیکس پر matter کرنا ہے، اس بل نے لوگوں کی روزمرہ sanitation کے معاملات کو matter کرنا ہے اور اس بل میں لوکل گورنمنٹ کا ambit بہت broad ہے۔ اس کے اندر بہت stakeholders involve ہیں۔

جناب سپیکر! اس ملک میں کیا بد قسمتی رہی ہے کہ آرٹیکل 140-A نے ایک barrier provide کیا تھا، آپ جانتے ہیں کیونکہ آپ خود لوکل گورنمنٹ کے نظام کو نزدیک سے دیکھتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھی رہے ہیں اور اس کرسی پر دوسری دفعہ بیٹھے ہیں۔ 1961 میں قانون بنا اگلے کی خواہش نہیں تھی اس نے آکر اس کو 1967 میں توڑ دیا پھر نیا قانون بنا بنیادی جمہوریت (BD) کا نظام آیا پھر لوکل گورنمنٹ کا 2001 PLGO آیا LFO کے تحت نظام بنے تب جا کر اٹھارہویں ترمیم میں یہ سوچا گیا اور ضروری جانا گیا کہ establishment کی ایک provision دیں dissolution کی شق اس میں نہ رکھیں۔ یہ win and trice نہیں ہونا چاہئے کہ آج میری سیاسی قیادت تبدیل ہو۔

جناب سپیکر! ہم نے تو اس کو تجربہ گاہ بنا دیا ہے۔ میں یہ بات قومی مفاد میں کر رہا ہوں۔ اگر میں نے ایک قانون کو ختم کیا تھا، اگر اس سے پہلے لوکل گورنمنٹ کا نظام تھا، اس سے پہلے 1979 کا نظام تھا، اس سے پہلے بنیادی جمہوریت کا نظام تھا یہ کہانی 1961 سے شروع ہے اور چھ متواتر سال کوئی ایک قانون لاگو نہیں رہا تب law makers نے یہ سمجھا کہ اس کو Constitution میں frame کر دیا جائے اور آٹیکل 140-A کی bar provide کر دی جائے کہ اس کو اس طریقے سے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ کہاں change of regime کے ساتھ change of system لکھا ہے اور دنیا میں کہاں یہ practice ہوتا ہے؟

جناب سپیکر! اس ترمیم میں ہم یہ درخواست کر رہے ہیں کہ اس بل کو elicit کیا جائے، propagate کیا جائے۔ ہم یہ جو نکات اٹھا رہے ہیں اور میں باقی ترامیم ان کے پاس لے جاؤں تو میں بل کی صحت کو قبول کروں گا، میں کہوں گا کہ یہ تحصیل کا نظام ابھی نہ دیں، آپ ڈسٹرکٹ کا نظام لائیں۔

جناب سپیکر! میں کہوں کہ آپ کی ویلیج کونسلوں کی composition درست نہیں آپ اس کو یونین کونسلوں پر رکھیں یعنی Sir I agree to that I don't agree to that

جناب سپیکر!میرا نکتہ صرف اتنا ہے کہWe are opposition fink کہ security of tenure ہے۔اس کو ختم مت کریں اور اس کوselect committee کے پاس بھیجیں، اس کوelicit کریں، اس پر لوگوں کی رائے لیں،stakeholders کو بلائیں اور سب سے رائے لینے کے بعد اس بل کو آگے لے کر جائیں۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا):

جناب سپیکر!میں پھر کہوں گا کہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جس طرحmisinterpret کیا جاتا ہے۔ میرے محترم بھائی پہلے آئین کا مذاق اڑا رہے تھے۔140-A میں لکھا ہے کہ

> "**140-A. Local Government.**- Each Province shall, by law, establish a local government system and devolve political, administrative and financial responsibility and authority to the elected representatives of the local governments."

جناب سپیکر!میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے پہلے کہا ہے کہ یہbad legislation ہے۔

جناب سپیکر!میں اپنے بھائی کو یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اصلbad legislation وہ تھی جس کو آج ہم ختم کرنے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!انہوں نے کہا ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے نمائندوں کو سن لیتے تو یہ ذرا ایوان سے باہر نکل کر دیکھیں کہ پورے شہر میں سینکڑوں بینرز ان کے دیئے ہوئے سسٹم کے خلاف لگے ہوئے ہیں۔ یہ کس نے لگائے ہیں تو یہ آپ کے بلدیاتی نمائندوں نے لگائے ہیں۔

جناب سپیکر!مجھے رات 11:30 بجے یونین کونسلوں کے وائس چیئرمین کا وفد آکر ملا۔ انہوں نے کہا کہ ہم موجودہ حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جو ہماری بے اختیار نظام سے جان چھڑوا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! موجودہ نظام جو ہم لے کر آرہے ہیں اس کے تحت ہم اپنے سب سے نچلے tier کو با اختیار بنانے جارہے ہیں۔ اس صوبہ کی تاریخ میں پہلی بار یہ ہونے جارہا ہے کہ اربوں روپے ہماری پنچایت اور Neighbourhood کونسلوں کو مل رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایک اور سوال کرنا چاہتا ہوں کہ 1979 سے میں بھی لوکل گورنمنٹ سسٹم سے منسلک ہوں۔ آپ کی قیادت نے 1979 کے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کو adopt کیا۔ میں 1979 میں اس کا حصہ تھا اور میں چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل تھا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! 1983 میں بھی یہ سسٹم تھا میں بھی چیئرمین تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، آپ بھی اس سسٹم کا حصہ تھے۔ میں 2002 کی بات کرتا ہوں کہ 2002 میں بھی ایک قانون آیا۔ آج اگر ہم 2013 کے قانون کو ختم کرنے جارہے ہیں تو آپ کو اعتراض ہے لیکن جس وقت آپ نے 2002 کے قانون کو 2013 میں ختم کیا تھا تو اس وقت آپ کا اعتراض کہاں تھا۔ اس وقت کیا بات تھی اور اس قانون کو کیوں ختم کیا گیا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب خود کام کریں تو وہ سارا آئین اور قانون کے مطابق ہے لیکن اگر ان کی مرضی سے نہ ہو تو ہر بات غیر آئینی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی چیز یہاں پر غیر قانونی ہے اور نہ غیر آئینی ہے۔ ہم آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے یہ قانون سازی کرنے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں اور انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب آپ اس معزز ایوان میں بیٹھ کر اسی ایوان کا جو قانون سازی کا اختیار ہے اس کو چیلنج کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔ خدا کے لئے اس ہاؤس کا جو تقدس اور اختیار ہے اس میں رکاوٹ نہ بنیں۔ بہت شکریہ

MR SPEKAER: Now, the question is:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Community Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st May 2019."

(The motion was lost.)

(اذانِ عصر)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں حکومتی ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Ayes کہا ہے۔

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان! Ayes کے بعد Noes تو ہوتا ہے نا۔ جناب محمد وارث شاد! آپ ترمیم move کریں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:---

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ بے شک اس ترمیم پر بات کر لینا لیکن آپ کی طرف سے یہ ترمیم کوئی اور ممبر پڑھ لے کیونکہ آپ نے پہلے ہی ترمیم move کر لی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! وہ تو آپ نے kill کر دی تھی اور مجھے اس پر بات ہی نہیں کرنے دی۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! جو ترمیم kill ہوئی ہے وہ پیچھے ہوئی ہے لہٰذا کوئی اور ممبر یہ ترمیم move کرلے اس کے بعد آپ اس پر بات کر لیں، ملک ندیم کامران یا کسی ممبر کو دے دیں وہ یہ ترامیم move کر لے۔ جنام محمد ارشد ملک! آپ پڑھ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

MR SPEAKER: Second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik,Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD ARSHAD MALIK: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st May 2019.

1. Mr Jahangir Khanzada
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Mr Muhammad Jamil
5. Mr Muneeb-ul-Haq
6. Ms Sania Ashiq Jabeen
7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
9. Mr Ghazanfar Abbas
10. Ms Saleem Bibi
11. Mr Saeed Ahmad
12. Ms Uzma Kardar

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st May 2019.

1. Mr Jahangir Khanzada
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Mr Muhammad Jamil
5. Mr Muneeb-ul-Haq
6. Ms Sania Ashiq Jabeen
7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
9. Mr Ghazanfar Abbas
10. Ms Saleem Bibi

11. Mr Saeed Ahmad
12. Ms Uzma Kardar

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، ملک ندیم کامران! آپ اس پر بات کر لیں کیونکہ رولز میں لکھا ہوا ہے کہ آپ دوبارہ بات نہیں کر سکتے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے مجھے پہلے بولنے ہی نہیں دیا تھا۔ اگر آپ چاہیں تو اجازت دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی جناب محمد بشارت راجا نے بھی آئین کا آرٹیکل (A)140 پڑھا ہے۔ Basically ہم سب اور ہمارے ادارے بھی constitution کے تحت ہی چل رہے ہیں۔ آئین کا آرٹیکل (A)140 یہ کہتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ نظام بنے گا۔ آئین کا آرٹیکل (A)140 جس طرح direction دیتا ہے اور جناب محمد بشارت راجا نے بھی کہا کہ آپ نے ایسے کیوں کیا تھا؟ تو کچھ لوگ 2013 میں سپریم کورٹ آف پاکستان گئے اور سپریم کورٹ آف پاکستان نے چاروں صوبوں کو یہ direction دی کہ آپ اپنے نئے ایکٹ بنائیں اور ایکٹ بنانے کے بعد لوکل گورنمنٹ کا الیکشن کروائیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا یہ الیکشن سب سے پہلے بلوچستان، اس کے بعد سندھ اور اس کے بعد خیبر پختونخوا نے کروایا تھا لہٰذا سپریم کورٹ کی direction پر یہ ایکٹ بنا تھا اور ایکٹ بننے کے بعد یہ الیکشن ہوا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں سپریم کورٹ کی direction involve ہے اور ان کا جو tenure ہے اس کو پورا تحفظ حاصل ہے۔ یہ جو اس طرح کا اعتراض ہے کہ ہم نے یہ ایکٹ کیوں بنایا تھا تو ہم نے جو ایکٹ بنایا وہ under the order of the Supreme Court بنایا تھا اور اسی کے تحت ہم نے الیکشن کروائے تھے۔

جناب سپیکر! ایک اور بات میں آپ کی ضرور سمع خراشی کروں گا کہ یقین مانیں ادھر ہمارے میاں محمد اسلم اقبال، جناب محمد سبطین خان اور دوسرے بہت سارے دوست بیٹھے ہیں تو اس وقت دو ماہ تک لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 پر سوچ بچار ہوتی رہی اور میں نے حکومتی بنچز کی طرف سے اس بل کی کئی clauses پر جو کہ کمیٹی میں discuss ہو رہی تھیں ان پر اعتراض کیا کہ یہ یہ چیزیں اس بل میں غلط ہیں لہٰذا مجھے پھر اس کمیٹی میں ڈال دیا گیا اور اس کے بعد میں اس کمیٹی کی میٹنگز میں جاتا رہا۔ اپوزیشن کے صرف وہی لوگ نہیں جو کہ لوکل گورنمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر تھے اس کے علاوہ جس جس کسی نے بھی وہاں opt کیا ان کو باقاعدہ بلایا گیا ایک وقت میں ہم نے 20/20 اور 25/25 ممبران کو باقاعدہ بلایا کیونکہ یہ پبلک interest کا بل تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر میرے الفاظ وزیر قانون mind نہ کریں تو یہ رگبی کا کھیل نہیں ہے یہ ہم پبلک ویلفیئر کے لئے ایک قانون بنانے جا رہے ہیں۔ یہ رگبی کا کھیل نہیں کھیل رہے کہ جمعہ کے دن شام کو ہم یہ بل پیش کر دیں۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر میں اپنی بات کرتا ہوں کہ میرے کسی عزیز کی death ہو گئی تھی تو میں ادھر چلا گیا وہاں سے میں واپس آیا تو مجھے پتا چلا کہ ابھی ترامیم دینی ہیں مجھے تو یہ بل ہی کل ملا ہے میں تو اپنے گاؤں میں تھا۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ اس کے لئے پوری طرح سے سوچ بچار ہونی چاہئے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ ادھر حکومتی بنچز پر بیٹھے ممبران کے ذہنوں میں بھی بے شمار سوال ہیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آپ ممبران نہ بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو جلد بازی ہے اور گول کرنے کی جلدی ہے تو یہ رگبی کا کھیل نہیں ہے لہٰذا اس حوالے سے ہمیں full time دینا چاہئے تاکہ ہم اس کو تسلی سے دیکھ سکیں کیونکہ اس میں بے شمار Lacunae ہیں۔ مثال کے طور پر سب سے پہلے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی constitutional violation ہے، آپ آئین کو violate کر رہے ہیں۔ 2013 کے ایکٹ کے تحت جو بلدیاتی نمائندے بنے تھے اُن کا حق ہے کہ وہ اپنا tenure پورا کریں۔ اُن پر شب خون مارنے کی کیا ضرورت ہے اور اتنی کیا جلدی ہے؟ میری استدعا ہے کہ اُن کا حق پورا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسرا اس بل میں ڈھیر ساری خرابیاں یہ بھی ہیں کہ الیکٹورل گروپ اور جوائنٹ اتھارٹی دی گئی ہے کہ لوکل گورنمنٹ سے چار / چار، پانچ / پانچ یا چھ / چھ لوگوں کی ایک جوائنٹ اتھارٹی بنے گی، اُس جوائنٹ اتھارٹی پر مزید ایک اتھارٹی بنے گی جس میں بی اے یا ایم اے پاس لوگ ہوں گے اور افسران آئیں گے۔ اس بل میں بے شمار ایسی چیزیں ہیں جو thrash out ہونے والی ہیں۔ اتنی جلدی میں ہم اس وقت اس بل میں سوچ بچار بھی نہیں کر سکتے لہٰذا اس کے لئے ٹائم چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ مجھے سُن لیں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ نے اس کے بعد ووٹنگ کروا لینی ہے۔ آپ نے ابھی خود بتایا ہے لیکن آپ نہ بھی بتاتے تو ہم سب لوگوں کو پتا تھا کہ آپ 1979 میں چیئرمین ضلع کونسل گجرات تھے۔

جناب سپیکر: جی، 1983 میں تھا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی itself interpretation کیا ہے؟ اس کی interpretation یہ ہے جس کا آپ کو بھی یاد ہوگا کہ پاکستان بننے سے پہلے اس کا نام ڈسٹرکٹ بورڈ ہوا کرتا تھا۔

جناب سپیکر: مجھے آپ partition سے پہلے نہ لے جائیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بولتا ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: او یار خدا کا واسطہ ہے مجھے تو بول لینے دو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک اہم بات جو آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کیونکہ شاید آپ نے نہ پڑھی ہو۔ ضلع کونسل کی properties جو اربوں روپے میں ہے وہ ہمارے کسانوں، مزدوروں اور ٹرانسپورٹروں کے خون پسینے کی کمائی ہے۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! اب آپ بل پر دومنٹ بول لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اُن پر شب خون مارا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب بات ہوگئی ہے۔ چودھری مظہر اقبال! اب آپ جلدی سے دومنٹ بات کر لیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں اور جناب محمد وارث شاد زیر عتاب نہ ہوں تو کچھ عرض کرتا ہوں۔ جیسے فرما رہے تھے کہ سپریم کورٹ کی direction کے تحت 2013 میں یہ الیکشن ہوا۔ اُس وقت سپریم کورٹ نے direction میں کہا کہ:

> Public money can’t be spent by any other department then the Local Government.

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہوگا کہ انہوں نے صوبائی حکومتوں کو ban کر دیا تھا کہ لوکل گورنمنٹ کے فنڈز آپ استعمال نہ کریں۔

جناب سپیکر! یہاں پر یہ نظر آ رہا ہے کہ حکومتی بنچوں نے الیکشن نہیں کروانے بلکہ صرف موجودہ بلدیاتی اداروں کو suspend کرنے کی ساری exercise کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ ایک سال تک الیکشن کروائیں گے اور پھر Village Panchayat اور Neighborhood councils کے ساتھ منسلک کر کے delay کریں گے۔

جناب سپیکر! In the mean time یہ سارے فنڈز اپنے ایڈمنسٹریٹرز کے ذریعے استعمال کریں گے۔ میں یہاں پر صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے کہ انہوں نے بل پاس کروانا ہے کیونکہ اس کو bulldoze کیا ہے اور stakeholders کو نہیں بلوایا لیکن بنیادی طور پر اِن کی intention to use that money ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے ڈیڑھ سال سے جو ٹینڈرز نہیں ہوئے اور فنڈز جمع ہیں اس کو یہاں make sure کیا جائے کہ یہ فنڈز صرف آنے والی elected body ہی استعمال کرے گی بے شک پاکستان تحریک انصاف، نواز لیگ، پیپلز پارٹی یا دیگر پارٹیوں کی حکومت آئے لیکن اس پر آپ کا important decision required ہے۔

جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد آپ کو بہت پرانا کہہ رہے تھے لیکن میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ جس طرح آپ چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل تھے تو 1979 میں میرے والد صاحب بھی چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل تھے۔

جناب سپیکر: جی، وہ بھی تھے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ بل کو اس context میں دیکھیں اور اس پوائنٹ پر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر جماعت کی اپنی ایک سوچ ہوتی ہے لیکن لوکل گورنمنٹ کے اداروں کو encourage کرنا اِن کی جماعت کی سوچ نہیں ہے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حقیقت اس معزز ایوان میں سب پر عیاں ہے کہ 2013 کے قانون کے تحت الیکشن ہوئے وہ سپریم کورٹ کی direction پر ہوئے لیکن انہوں نے خود اپنے طور پر الیکشن نہیں کروائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ 2013 میں یہ قانون بنا۔ بلدیاتی اداروں کے ساتھ عوام کو بااختیار بنانا اور نچلی سطح پر اقتدار منتقل کرنے کی ان کی اتنی بڑی سوچ تھی کہ 2013 میں قانون بنا لیکن 2015 میں الیکشن ہوئے اور الیکشن میں جو لوگ جیت کر آئے اُن سے حلف نہیں لیا گیا بلکہ حلف 2017 میں لیا گیا۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ہمارے ضلع راولپنڈی کے ایم پی اے صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں جو بتائیں گے کہ آج تک راولپنڈی میں بلدیاتی اداروں کا الیکشن مکمل نہیں ہو سکا۔ اِن کی بلدیاتی اداروں کے متعلق عوام کو نچلی سطح پر بااختیار بنانے کی یہ سوچ ہے اس لئے ہم ان کی سوچ سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ ہم نیا قانون بھی لائیں گے، الیکشن بھی کروائیں گے اور اداروں کو بااختیار بھی بنائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEKAER: Now, the question is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st May 2019.

1. Mr Jahangir Khanzada
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Naeem Safdar
4. Mr Muhammad Jamil
5. Mr Muneeb-ul-Haq
6. Ms Sania Ashiq Jabeen
7. Mr Muhammad Mamoon Tarar
8. Mr Muhammad Muneeb Sultan Cheema
9. Mr Ghazanfar Abbas
10. Ms Saleem Bibi

11. Mr Saeed Ahmad
12. Ms Uzma Kardar.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Local Government Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3 & 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 & 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 & 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal

Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح پہلے میں نے ابتدا میں عرض کیا کہ یہ تمام ترامیم time barred ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے بہت بڑی grace show کرتے ہوئے ممبران کو سنا ہے۔ اب براہِ مہربانی ان کی مزید ترامیم کو قانون اور ضابطے کے مطابق لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ valid ہے۔

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی سیٹوں
کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں ہماری ترامیم ہیں۔

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani,

Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 7 to 23

MR SPEAKER: Now, Clauses 7 to 23 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 7 to 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں ہماری ترامیم ہیں اور ہم نے اس پر بولنا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں
کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج کرتے رہے)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas

Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 25 to 62

MR SPEAKER: Now, Clauses 25 to 62 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 25 to 62 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 63

MR SPEAKER: Now, Clause 63 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 63 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 64

MR SPEAKER: Now, Clause 64 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 64 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

CLAUSE 65

MR SPEAKER: Now, Clause 65 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum

Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 65 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 66 to 68

MR SPEAKER: Now, Clauses 66 to 68 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 66 to 68 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔

مسودہ قانون لوکل گورنمنٹ پنجاب 2019

(---جاری)

CLAUSE 69

MR SPEAKER: Now, Clause 69 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch., Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 69 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 70 to 319

MR SPEAKER: Now, Clauses 70 to 319 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 70 to 319 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ کورم پورا ہے۔

CLAUSE 320

MR SPEAKER: Now, Clause 320 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik,Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq

Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Ramzan Saddique, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muneeb-ul-Haq, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is taken as disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 320 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULES 1 TO 16, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedules 1 to 16, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedules 1 to 16, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Local Government Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون ویلج پنچائتیں اور نیبرہڈ کونسلز پنجاب2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem,Mr Muhammad Saqib Khursheed, Malik Khalid Mehmood Babar, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muneeb-ul-Haq, Ms Mehwish Sultana, Mr Ramzan Saddique, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman

Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik,Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Muhammad Saqib Khursheed, Malik Khalid Mehmood Babar, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muneeb-ul-Haq, Ms Mehwish Sultana, Mr Ramzan Saddique, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Community Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia

Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Muhammad Saqib Khursheed, Malik Khalid Mehmood Babar, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muneeb-ul-Haq, Ms Mehwish Sultana, Mr Ramzan Saddique, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 5 to 9

MR SPEAKER: Now, Clauses 5 to 9 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 5 to 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Ms Kanwal Pervaiz

Ch, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Khalid Mehmood, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs Raheela Naeem, Ms Hina Pervaiz Butt, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Naseer Ahmad, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Naveed Ali, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Saba Sadiq, Ms Tahia Noon, Ms Aneeza Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Khawaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Chaudhary Ashraf Ali, Malik Muhammad Waheed, Mr Sajjad Haider Nadeem,Mr Muhammad Saqib Khursheed, Malik Khalid Mehmood Babar, Mr Manazar Hussain Ranjha, Mr Muneeb-ul-Haq, Ms Mehwish Sultana, Mr Ramzan Saddique, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Rana Mashhood Ahmad Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ms Bushra Anjum Butt, Mr Sohaib Ahmad Malik, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed. Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

Since none is present, the same is taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 11 to 22

MR SPEAKER: Now, Clauses 11 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 11 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it but same has lapsed.

Now the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 24 to 94

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 to 94 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That the Clauses 24 to 94 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULES 1 to 13, ClAUSE 2 CLAUSE 1, PREAMBLE, LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Schedules 1 to 13, Clause 2, Clause 1 the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Schedules 1 to 13, Clause 2, Clause 1 the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move is:

> "That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 2- مئی 2019 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔